



فتاوی انتظاریہ

پیشکش: الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

حصہ دہم (10)

از انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

نظر ثانی ابو احمد مفتی انس رضا قادری دامت فیوضہم

ابو احمد مفتی انس رضا قادری دامت برکاتہم العالیہ

بانی الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

ماشاء اللہ۔ **مولانا انتظار حسین مدنی صاحب** نے مختصر فتاوی کے دس حصے مکمل کیے ہیں۔ ایک حصہ سو فتاوی پر مشتمل ہوتا ہے ،یوں انہوں نے ماشاء اللہ مختصر وقت میں ایک ہزار فتاوی لکھے ہیں جو بہت بڑا علمی کارنامہ ہے۔ موصوف ہمارے فقہی گروپ کی رونق ہیں۔اللہ عزوجل نے ان کے وقت میں بہت برکت دی ہے اور فقاہت سے بھی نوازا ہے۔اللہ کریم یہ فتاوی ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔آمین۔

مفتی محمد انس رضا قادری

20 اگست 2023

فہرست

فہرست

فہرست	فتویٰ نمبر

فہرست	فتوی نمبر

فتویٰ نمبر	فہرست

فتویٰ نمبر	فہرست

فتوی نمبر	فہرست

فتویٰ نمبر	فہرست

فہرست	فتویٰ نمبر
دم کیا ہوا دھاگہ ڈوری ہاتھ میں باندھنا	994
بن بلائے کسی کی دعوت پے جانے کا حکم	995
کون سا غصہ حرام ہے؟	996
متفرقات	
یزید پلید کا انجام	997
مکروہ تحریمی و تنزیہی میں فرق	998
رات کو سورہ ملک پڑھنے کی فضیلت	999
محرم کو محرم الحرام کہنے کی وجہ	1000

الحمدللہ 🌹

1 رجب المرجب بمطابق 14 جنوری 2023 سے لے کر 1 صفرالمظفر بمطابق 19 اگست 2023 فقہی مسائل گروپ میں ایک ہزار 1000 فتاویٰ جات مکمل ہوئے۔

اللہ پاک اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے آمین۔

عقائد

اچھے اور برے کاموں کی نسبت اللہ کی طرف کرنا

سوال: کیا خیر و شر (اچھائی و برائی) دونوں اللہ پاک کی طرف سے ہیں یا شر کا تعلق انسان سے ہے؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

خیر و شر کا خالق (پیدا کرنے والا) اللہ رب العزت ہی ہے البتہ شر یعنی برا کام کر کے اس کو اللہ پاک کی مشیت (مرضی) کی طرف منسوب کرنا بہت بری بات ہے لہذا ہر اچھے کام کو اللہ پاک کی طرف منسوب کیا جائے اور جو برا کام بندے سے سرزد ہوا سے اپنے نفس کی شامت تصور کیا جائے۔ فرمان باری تعالی ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ۬ ؕ۬ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ(1) ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور اندھیروں اور نور کو پیدا کیا پھر (بھی) کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ (القرآن، سورۃ الانعام، آیت 1)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: یعنی ہر اندھیرا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی نے پیدا فرمایا ہے خواہ وہ اندھیرا رات کا ہو، کفر کا ہو، جہالت کا ہو یا جہنم کا ہو۔ یونہی ہر ایک روشنی اسی نے پیدا فرمائی خواہ وہ روشنی دن کی ہو، ایمان و ہدایت کی ہو، علم کی ہو یا جنت کی ہو۔ یہاں ایک بات ذہن نشین رکھیں کہ اگرچہ ہر اچھی بری چیز کو پیدا فرمانے والا رب تعالی ہے لیکن برا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیتِ الٰہی کے حوالے کرنا بری بات ہے، بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اسے اللہ تعالی کی جانب سے کہے اور جو برائی سرزد ہو اسے اپنے نفس کی شامت تصور کرے۔ (تفسیر صراط الجنان، سورۃ الانعام، تحت الآیۃ 1)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/11 اگست 2023ء



قبر میں منکر نکیر کے سوالات کا ثبوت

سوال: قبر کے سوالات کس حدیث سے ثابت ہیں؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

قبر میں منکر نکیر کے سوالات اور انکے جوابات کا ثبوت متعدد احادیث سے ہے۔ سنن ابی داؤد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرنے والے کے پاس دو فرشتے (منکر نکیر) آتے ہیں اُسے بٹھاتے ہیں پھر اس سے کہتے ہیں: مَنْ رَّبُّكَ؟ تیرا رب کون ہے؟ مردہ (اگر مسلمان ہے تو) جواب دے گا: رَبِّيَ اللہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر فرشتے سوال کریں گے: مَا دِيْنُكَ؟ تیرا دین کیا ہے؟ مردہ جواب دے گا: دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے۔ پھر فرشتے سوال کریں گے: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ یہ کون مرد ہیں جو تم میں بھیجے گئے؟ مردہ جواب دے گا: هُوَ رَسُوْلُ اللہ وہ تو رَسُوْلُ اللہ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) ہیں۔ ۔۔الخ

(ابوداؤد، ج4، ص316، حدیث: 4753، ملتقطا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/11 اگست 2023ء



الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
903
آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

اللہ پاک کو (اوپر والا) کہنے کا حکم

سوال: اللہ پاک کو اوپر والا کہنے کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: محمد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اللہ رب العزت کو اوپر والا کہنا کلمہ کفر ہے کیونکہ اس میں اللہ پاک کے لیے جہت کو معین کیا جارہا ہے اور اللہ پاک کے لیے جہت معین کرنا کفر ہے البتہ اگر کوئی شخص اس جملے سے اللہ پاک کے لیے بلندی و برتری مراد لیتے ہوئے کہتا ہے تو اس پر حکم کفر نہیں لیکن پھر بھی ایسا کہنے سے اسے روکا ہی جائے گا۔ حضرت علامہ سعدُ الدِّین تفتازانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: "اللہ تبارک وتعالی مکان میں ہونے سے پاک ہے اور جب وہ مکان میں ہونے سے پاک ہے تو جِہت (یعنی سَمت) سے بھی پاک ہے، (اسی طرح) اُوپر اور نیچے ہونے سے بھی پاک ہے۔" (شرحُ العقائد صفحہ 60)

حضرتِ علامہ ابنِ نُجیم مصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نقل فرماتے ہیں: "جو اللہ عزوجل کو اُوپر یا نیچے قرار دے تو اس پر حکمِ کفر لگایا جائے گا۔" (اَلْبَحْرُ الرَّائِق جلد 5، صفحہ 203)

فتاوی فیض الرسول میں ہے: لیکن اگر کوئی شخص یہ جملہ بُلندی و برتری کے معنیٰ میں استعمال کرے تو قائل پر حکمِ کفر نہ لگائیں گے مگر اس قول کو بُرا ہی کہیں گے اور قائل کو اس سے روکیں گے۔

(فتاویٰ فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 2، شبیر برادرز)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/14 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

904

حضور ﷺ کو اپنے جیسا بشر کہنے کا حکم

سوال: حضور ﷺ کو اپنے جیسا بشر سمجھنا کیسا ہے؟

یوزر آئی ڈی: کیا سمجھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

حضور ﷺ اللہ پاک کے بندے اور اس کے عظمت والے رسول ہیں آقا کریم ﷺ بشر ہیں لیکن ایسے بشر ہیں جن کے جیسا کوئی بشر نہیں اور حضور ﷺ کو اپنے جیسا بشر سمجھنا ناجائز و بے ادبی ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ''(کافر) انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو اپنا سا بشر مانتے تھے اس لئے ان کی رسالت سے منکر تھے کہ ''مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا- وَ مَاۤ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ- اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ'' (یس:١٥) ترجمہ: تم تو ہمارے جیسے آدمی ہو اور رحمٰن نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم صرف جھوٹ بول رہے ہو۔) واقعی جب ان خبثاء کے نزدیک وحی نبوت باطل تھی تو انہیں اپنی اسی بشریت کے سوا کیا نظر آتا؟ لیکن اِن سے زیادہ دل کے اندھے وہ (ہیں جو) کہ وحی و نبوت کا اقرار کریں اور پھر انہیں (یعنی انبیاءِ کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو) اپنا ہی سا بشر جانیں، زید کو ''قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ'' سوجھا اور ''یُوْحٰۤى اِلَیَّ'' نہ سوجھا جو غیر متناہی فرق ظاہر کرتا ہے، زید نے اتنا ہی ٹکڑا لیا جو کافر لیتے تھے، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی بشریت جبریل علیہ الصلوۃ والسلام کی ملکیت سے اعلیٰ ہے، وہ ظاہری صورت میں ظاہر بینوں کی آنکھوں میں بشریت رکھتے ہیں جس سے مقصود خلق کا اِن سے اُنس حاصل کرنا اور ان سے فیض پانا (ہے) ولہذا ارشاد فرماتا ہے: ''وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا عَلَیْهِمْ مَّا یَلْبِسُوْنَ'' (انعام:٩) اور اگر ہم فرشتے کو رسول کر کے بھیجتے تو ضرور اسے مرد ہی کی شکل میں بھیجتے اور ضرور انہیں اسی شبہ میں رکھتے جس دھوکے میں اب ہیں۔ (اس سے) ظاہر ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کی ظاہری صورت دیکھ کر انھیں اوروں کی مثل سمجھنا ان کی بشریت کو اپنا سا جاننا، ظاہر بینوں (اور) کور باطنوں کا دھوکا ہے (اور) یہ شیطان کے دھوکے میں پڑے ہیں.

(فتاوی رضویہ، جلد 14، صفحہ 662، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



905

حضور ﷺ کو دلدار کہنے کا حکم

سوال: حضور ﷺ کو دلدار کہنا کیسا؟

یوزر آئی ڈی: محمد شان علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حضور ﷺ کو دلدار کہنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ دلدار کا معنی ہے پیارا، محبوب، تسلی دینے والا، لہذا آقا ﷺ کو دلدار کہنا بالکل جائز و درست ہے۔ فیروز اللغات میں دلدار لفظ کا معنی ہے: تسلی دینے والا، معشوق، پیارا، محبوب،

(فیروز اللغات، اردو، صفحہ 673، نیا رنگین آڈیشن،)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 محرم الحرام 1445ھ/17 اگست 2023ء



مولی علی کو انبیاء کرام کا مولی کہنے کا حکم

سوال: یہ کہنا کہ مولی علی رضی اللہ عنہ تمام انبیاء کرام علیھم السلام کے بھی مولی ہیں اور مولی کو آقا کے معنی میں مراد لے کر کہا تو کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: خالد بن عبد العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مولی علی مشکل کشا، شیر خدا، کرم اللہ وجھہ الکریم کا انبیاء کرام علیھم السلام کا آقا و مولی ہونا ثابت نہیں اس لیے یہ کہنا جائز نہیں اور اگر افضلیت کے طور پر کہا جائے تو صریح کفر ہے کیونکہ غیر نبی کو کسی بھی نبی سے افضل ماننا کفر ہے۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: انبیائے کرام، تمام مخلوق یہاں تک کہ رُسُل ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیرِ نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، کافر ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 47، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک اور مقام پر بدمذہبوں کے عقائد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اس فرقہ کا ۔۔۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ "ائمہ اطہار رضی اللہ تعالی عنھم، انبیا علیھم الصلوۃ والسلام سے افضل ہیں۔" اور یہ بالاجماع کفر ہے، کہ غیرِ نبی کو نبی سے افضل کہنا ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 210، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ / 19 اگست 2023ء



کیا کسی مسلمان کا ناحق قتل کرنا کفر ہے؟

سوال: کیا کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنے سے بندہ کافر ہو جاتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: مدینہ مدینہ

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا ناجائز و حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور کبیرہ گناہ کا ارتکاب کفر نہیں جبکہ ناحق قتل کو جائز نہ سمجھے اگر قتل کو حلال سمجھ کر کرے گا تو قاتل کافر ہو جائے گا۔ فرمان باری تعالی ہے: وَ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا ترجمہ: اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کا بدلہ جہنم ہے عرصہ دراز تک اس میں رہے گا۔ (القرآن، سورۃ النساء، آیت 93)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: اگر مسلمانوں کے قتل کو حلال سمجھ کر اس کا ارتکاب کیا تو یہ خود کفر ہے اور ایسا شخص ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور قتل کو حرام ہی سمجھا لیکن پھر بھی اس کا ارتکاب کیا تب یہ گناہ کبیرہ ہے اور ایسا شخص مدتِ دراز تک جہنم میں رہے گا۔ آیت میں "خالدًا" کا لفظ ہے اس کا ایک معنی ہمیشہ ہوتا ہے اور دوسرا معنی عرصہ دراز ہوتا ہے یہاں دوسرے معنی میں مذکور ہے۔ (صراط الجنان، سورۃ النساء، تحت الآیۃ 93)

حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ایک کسی جان کو (ناحق) قتل کرنا ہے۔

(بخاری، کتاب الدیات، باب قول اللہ تعالیٰ: ومن احیاہا، ۴ / ۳۵۸، الحدیث: ۶۸۷۱)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



908

کسی غیر مسلم سے تعلیم حاصل کرنے کا حکم

سوال: عیسائی یا کسی بھی غیر مذہب کے پاس تعلیم حاصل کرنا کیسا ہے؟

یوزر آئی ڈی: محمد عبدالستار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کسی بھی غیر مذہب، غیر مسلم سے تعلیم حاصل کرنے کی شرعا اجازت نہیں کہ ان کی صحبت بربادی ایمان کا سبب ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: غیر مذہب والیوں (یا والوں) کی صُحبت آگ ہے، ذی علم عاقل بالغ مردوں کے مذہب (بھی) اس میں بگڑ گئے ہیں۔ عمران بن حطان رقاشی کا قصّہ مشہور ہے، یہ تابعین کے زمانہ میں ایک بڑا محدّث تھا، خارِجی مذہب کی عورت کی صُحبت میں مَعاذَاللہ خود خارِجی ہو گیا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ اُسے سُنّی کرنا چاہتا ہے۔ جب صُحبت کی یہ حالت تو اُستاد بنانا کس دَرَجہ بدتر ہے کہ اُستاد کا اثر بَہُت عظیم اور نہایت جلد ہوتا ہے، تو غیر مذہب عورت (یا مرد) کی سِپُردگی یا شاگردی میں اپنے بچّوں کو وُہی دے گا جو (خود) آپ (ہی) دین سے واسِطہ نہیں رکھتا اور اپنے بچّوں کے بددین ہو جانے کی پرواہ نہیں رکھتا۔

(فتاوٰی رضویہ، جلد 23، صفحہ 692، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/ 19 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

بزرگانِ دین کا عرس منانا کہاں سے ثابت ہے؟

سوال: عرس منانا قرآن وحدیث میں کہاں سے ثابت ہے؟

یوزر آئی ڈی: سلیم عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

کسی بزرگ کی یاد منانے کے لئے اور ان کو ایصالِ ثواب کرنے کے لئے ان کے مُحبّین ومریدین وغیرہ کا ان کی یومِ وفات پر سالانہ اجتماع ”عُرس“ کہلاتا ہے۔ بزرگانِ دین اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کا عُرس منانے سے مقصود ان کی یاد منانا اور ان کو ایصالِ ثواب کرنا ہوتا ہے اس لئے ان کے عُرس کا انعقاد کرنا شرعاً جائز و مستحسن اور اجر و ثواب کا ذریعہ ہے جبکہ عرس غیر شرعی کاموں جیسے قوالی، ڈھول باجے، مردوں اور عورتوں کے اختلاط سے خالی ہو۔ بزرگانِ دین کے اَعراس میں ذکرُ اللہ، نعت خوانی اور قرآنِ پاک کی تلاوت اور اس کے علاوہ دیگر نیک کام کر کے ان کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے اور ایصالِ ثواب کے جائز اور مستحسن ہونے کے دلائل احادیث میں موجود ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت سیدتنا عائشہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا سے روایت ہے کہ: ایک شخص نے نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ کچھ کہتیں تو صدقے کا کہتیں پس اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اُنہیں ثواب پہنچے گا فرمایا: ”ہاں“۔

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب موت الفجاۃ البغتۃ، ۱/ ۴۶۸، حدیث: ۱۳۸۸)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



تورات، زبور، انجیل پڑھنے کا حکم

سوال: کیاتورات، زبور، انجیل پڑھ سکتے ہیں؟

یوزر آئی ڈی: ہمایوں صدیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قرآن پاک کے علاوہ دیگر آسمانی کتب میں تحریفیں کر دی گئی ہیں یہ اپنی اصل حالت میں موجود نہیں بلکہ ان میں وہ باتیں ڈال دی گئی ہیں جو شریعت محمدی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے خلاف ہیں لہذا انہیں پڑھنے سے گمراہی کا خوف ہے اس لیے انہیں پڑھنے کی اجازت نہیں یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی توریت پڑھنے سے منع کر دیا گیا۔ مشکوۃ شریف میں ہے: روایت ہے حضرت جابر سے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں توریت کا نسخہ لائے اور عرض کیا یارسول اللہ یہ توریت کا نسخہ ہے حضور خاموش رہے آپ پڑھنے لگے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور بدلنے لگا ابو بکر بولے کہ تمہیں رونے والیاں روئیں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا حال نہیں دیکھتے تب حضرت عمر نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور دیکھا تو بولے میں اللہ اور رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ہم اللہ کی ربوبیت اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہیں تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی قسم جس کے قبضے میں محمد مصطفےٰ کی جان ہے اگر حضرت موسیٰ آج ظاہر ہو جاویں اور تم ان کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو تو سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور میری نبوت پاتے تو میری پیروی کرتے۔

اس حدیث پاک کے تحت مراۃ المناجیح میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: "اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔۔۔ دوسرے یہ کہ قرآن وسنت کے سواء اور کتابوں سے ہدایت حاصل کرنا، انہیں پڑھنا ممنوع ہے۔ تیسرے یہ کہ کوئی شخص اپنے ایمان پر اعتماد نہ کرے، ہر کتاب نہ پڑھے، ہر ایک کا وعظ نہ سنے، جب حضرت عمر جیسے صحابی کو توریت جیسی کتاب پڑھنے سے روک دیا گیا تو ہم کس شمار میں ہیں۔ ایمان کی دولت چور اہے میں نہ رکھو، ورنہ چوری ہو جائے گی۔

(مراۃ المناجیح، ج01، ص183-184، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/11 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
911

کوئی ایسا گناہ جس کی معافی نہیں؟

سوال: کیا کوئی گناہ ایسا ہے جو کبھی معاف نہیں ہوتا؟

یوزر آئی ڈی: راؤ فیضان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سچے دل سے توبہ کرنا تمام گناہوں یہاں تک کہ کفر و شرک کو بھی مٹا دیتا ہے لہذا کوئی بھی گناہ ایسا نہیں ہے جو قابل معافی نہ ہو۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: "سچی توبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ نفیس شے بنائی ہے کہ ہر گناہ کے ازالے کو کافی ووافی ہے، کوئی گناہ ایسا نہیں کہ سچی توبہ کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ شرک و کفر۔ سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گناہ پر اس لیے کہ وہ اس کے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تھی، نادِم و پریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دِل سے پُورا عزم کرے، جو چارۂ کار اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے۔ مثلاً نماز روزے کے ترک یا غصب (ناجائز قبضہ)، سرقہ (چوری)، رشوت، ربا (سود) سے توبہ کی تو صرف آئندہ کے لیے ان جرائم کا چھوڑ دینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضرور ہے جو نماز روزے ناغہ کیے ان کی قضا کرے، جو مال جس جس سے چھینا، چرایا، رشوت، سود میں لیا انہیں اور وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو واپس کر دے یا معاف کرائے، پتا نہ چلے تو اتنا مال تصدق (یعنی صدقہ) کر دے اور دل میں یہ نیت رکھے کہ وہ لوگ جب ملے اگر تصدق پر راضی نہ ہوئے اپنے پاس سے انہیں پھیر دوں گا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 21، صفحہ 121، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/14 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

طہارت

912

میت کو غسل دینے والے کا پانی میں ہاتھ ڈالنا

سوال: میت کو غسل دینے والے نے بے وضو ہونے کی حالت میں پانی میں بیری کے پتے ہاتھ سے ملائے تو کیا اب اس پانی کے ساتھ میت کو غسل دے سکتے ہیں؟ یوزر آئی ڈی: صغیر احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوال میں پوچھی گئی صورت میں اگر غسل والا پانی الگ تھا اور پتوں والا مستعمل پانی الگ تھا اور پہلے غیر مستعمل پانی سے غسل دیا پھر اس پر پتوں والا پانی ڈالا تو حرج نہیں اور اگر اسی پانی میں بے دھلے ہاتھ سے پتے ملائے جس سے غسل دینا ہے تو اب اس پانی سے میت کو غسل نہیں دیا جا سکتا کیونکہ بدن کا کوئی حصہ جو وضو میں دھویا جاتا ہو بغیر دھوئے پانی میں پڑ گیا تو وہ پانی مستعمل ہو جائے گا اس سے وضو اور غسل نہیں کر سکتے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اگر بے وُضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پَورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو میں دھویا جاتا ہو بقصد یا بلا قصد دَہ در دَہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وُضو اور غَسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں۔۔۔۔ پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زِیادہ اس میں مِلا دیں، نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے سب کام کا ہو جائے گا۔ (بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ 334، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 محرم الحرام 1445ھ/4 اگست 2023ء



913

وضو میں داڑھی دھونے کے متعلق شرعی حکم

سوال: وضو میں داڑھی دھونے کے متعلق تفصیلی حکم بتائیں؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

داڑھی گھنی ہو یعنی جلد نظر نہ آتی ہو تو داڑھی کو گلے کی طرف دبانے سے جتنے بال چہرے کے دائرے میں آئیں ان کی اوپر والی سطح کا دھونا فرض ہے اس سے نیچے کو بال لٹکے ہوں انہیں دھونا فرض نہیں البتہ دھو لینا مستحب ہے اور ان بالوں کا خلال کرنا سنت ہے اور اگر داڑھی گھنی نہ ہو یعنی اس میں سے جلد بھی نظر آرہی ہو تو چہرے کی حد میں آنے والے بالوں کے ساتھ جلد کا دھونا بھی فرض ہے ۔ نور الایضاح میں ہے: یجب غسل ظاھر اللحیۃ الکثۃ فی أصح ما یفتی بہ ویجب إیصال الماء الی بشرۃ اللحیۃ الخفیفۃ ولا یجب إیصال الماء الی المسترسل من الشعرعن دائرۃ الوجہ ترجمہ: گھنی داڑھی کے ظاہری حصہ کو دھونا فرض ہے اصح، مفتی بہ قول کے مطابق اور ہلکی داڑھی کی جلد تک پانی پہنچانا فرض ہے اور چہرے کے ارد گرد لٹکے ہوے بالوں تک پانی پہنچانا فرض نہیں ۔

(نور الایضاح مع مراقی الفلاح، صفحۃ 30، المکتبۃ العصریہ)

اسی میں وضو کی سنتوں کے بیان میں ہے: وتخلیل اللحیۃ الکثۃ بکف ماء من أسفلھا ترجمہ: اور داڑھی کے نیچے سے گھنی داڑھی کا خلال کرنا پانی والی ہتھیلی کے ساتھ (سنت ہے)۔

(نور الایضاح مع مراقی الفلاح، صفحۃ 33، المکتبۃ العصریہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 محرم الحرام 1445ھ/4 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

حرام درندوں کے جوٹھے، پسینے، اور لعاب کا حکم

سوال: حرام درندوں کے جوٹھے، پسینے اور لعاب کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: بلال فیصل بلوانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حرام درندے (جیسے سُوئر، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ، وغیرہ) کا جوٹھا، تھوک اور پسینہ ناپاک ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ ھندیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں: سُوئر، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے۔۔۔ جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا پاک اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا مکروہ اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ 342-344، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/10 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

915

لڑکی اور لڑکے کے بالغ ہونے کی عمر

سوال: انسان بالغ کب ہوتا ہے؟

یوزر آئی ڈی: حافظ طالب خان قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

لڑکا 12 سال سے اور لڑکی 9 سال سے لے کر 15 سال کی عمر کے درمیان بالغ ہونے والی علامات (یعنی احتلام، انزال، حیض وحمل وغیرہ) کے پائے جانے سے بالغ ہوتے ہیں اور اگر اس دوران کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو لڑکا اور لڑکی جب اسلامی سال کے اعتبار 15 سال کے ہو جائیں گے تو بالغ ہونے کا حکم لگ جائے گا۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: لڑکے کو جب انزال ہو گیا وہ بالغ ہے وہ کسی طرح ہو سوتے میں ہو جس کو احتلام کہتے ہیں یا بیداری کی حالت میں ہو۔اور انزال نہ ہو تو جب تک اس کی عمر پندرہ سال کی نہ ہو بالغ نہیں جب پورے پندرہ سال کا ہو گیا تو اب بالغ ہے علامات بلوغ پائے جائیں یا نہ پائے جائیں ،لڑکے کے بلوغ کے لیے کم سے کم جو مدت ہے وہ بارہ سال کی ہے یعنی اگر اس مدت سے قبل وہ اپنے کو بالغ بتائے اس کا قول معتبر نہ ہوگا۔ لڑکی کا بلوغ احتلام سے ہوتا ہے یا حمل سے یا حیض سے ان تینوں میں سے جو بات بھی پائی جائے تو وہ بالغ قرار پائے گی اور ان میں سے کوئی بات نہ پائی جائے تو جب تک پندرہ سال کی عمر نہ ہو جائے بالغ نہیں اور کم سے کم اس کا بلوغ نو سال میں ہوگا اس سے کم عمر ہے اور اپنے کو بالغہ کہتی ہو تو معتبر نہیں۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 205، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/10 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

ہمبستری کے فورا بعد نہا لیا اور پھر مادہ نکلے تو غسل کا حکم

سوال: ہمبستری کے بعد فورا نہالیا بعد میں مادہ کے کچھ قطرے نکلے تو کیا دوبارہ غسل کرنا فرض ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: عبداللہ حسن

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں اگر پیشاب کرنے یا سونے یا چالیس قدم چلنے سے پہلے پہلے غسل کر لیا تھا تو اب جو قطرے نکلے ان سے غسل فرض ہو جائے گا کیونکہ یہ نکلنے والی منی، شہوت سے نکلی ہوئی منی کا ہی حصہ ہے اور اس سے غسل فرض ہوگا اور اگر غسل سے پہلے سو گئے یا چالیس قدم چلے یا پیشاب کر لیا تھا تو اب جو مادہ نکلے گا اس سے غسل فرض نہیں ہوگا۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اگر مَنی کچھ نکلی اور قبل پیشاب کرنے یا سونے یا چالیس قدم چلنے کے نہالیا اور نماز پڑھ لی اب بقیہ مَنی خارِج ہوئی تو غُسل کرے کہ یہ اسی مَنی کا حصہ ہے جو اپنے مَحَل سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی تھی اور پہلے جو نماز پڑھی تھی ہوگئی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر چالیس قدم چلنے یا پیشاب کرنے یا سونے کے بعد غُسل کیا پھر مَنی بلا شَہوت نکلی تو غُسل ضروری نہیں اور یہ پہلی کا بقیّہ نہیں کہی جائے گی۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ 321، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/10 اگست 2023ء



917

وضو میں سر کا مسح کرتے ہوئے انگوٹھے چومنا

سوال: وضو کرتے ہوئے کچھ لوگ مسح کرتے ہوئے انگوٹھے چومتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: خالد محمود عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سر کا مسح کرتے ہوئے انگوٹھے چومنا ایک فضول کام ہے شریعت مطہرہ میں اس کی کوئی اصل نہیں سر کا مسح کرتے ہوئے سنت طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ پانی سے تر کر کے انگلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھیں اور ہتھیلیاں سر کی کروٹوں پر پھر ہاتھوں کو جما کر گدی تک لے جائیں مسح سنت کے مطابق ہو جائے گا یہی طریقہ سنت سے ثابت ہے اس موقع پر انگوٹھے چومنا فضول ہے۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: مسحِ سر میں ادائے سنّت کو یہ بھی کافی ہے کہ انگلیاں سر کے اگلے حصّے پر رکھے اور ہتھیلیاں سر کی کروٹوں پر اور ہاتھ جما کر گُدّی تک کھینچتا لے جائے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد4، صفحہ 621، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/11 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

918

ناک، منہ میں پانی ڈالے بغیر جسم دھو لیا تو وضو کا حکم

سوال: میں پانچ وقت نمازوں کے لیے نہاتا ہوں جسم پر پانی بہا لیتا ہوں منہ اور ناک میں پانی نہیں ڈالتا کیا اس طرح میرا وضو ہو جائے گا؟ یا نماز کے لیے وضو کرنا پڑے گا؟

یوزر آئی ڈی: راؤ فیضان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں وضو ہو جائے گا کیونکہ کلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا وضو میں سنت ہیں فرض نہیں لہذا کلی اور ناک میں پانی ڈالے بغیر اعضائے وضو دھو لیے تو بھی وضو ہو جائے گا لیکن کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کو ترک نہ کیا جائے اور اس کی عادت بھی نہ بنائی جائے کہ یہ دونوں وضو میں سنت مؤکدہ ہیں۔ الاصل المعروف بالمبسوط للشیبانی میں ہے: ”قلت: ارایت رجلا توضا ونسی المضمضۃ والاستنشاق او کان جنبا فنسی المضمضۃ والاستنشاق، ثم صلی، قال: اما ما کان فی الوضوٴ فصلاتہ تامۃ واما ما کان فی غسل الجنابۃ او طھر حیض فانہ یتمضمض ویستنشق ویعید الصلاۃ“ ترجمہ: امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ سے عرض کیا کہ ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جس نے وضو کیا اور وضو میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنا بھول گیا یا جنبی تھا اور کلی اور ناک میں پانی ڈالنا بھول گیا، پھر نماز پڑھ لی؟ تو امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ نے فرمایا: بہر حال وضو میں ایسا ہوا، تو اس کی نماز مکمل ہے اور جنابت یا حیض سے پاکی والے غسل میں ایسا ہوا، تو کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔ (الاصل المعروف بالمبسوط للشیبانی، جلد1، صفحہ 41، مطبوعہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/14 اگست 2023ء



919

عورتوں کا مسواک کرنا کیسا؟

سوال: کیا عورتیں مسواک کرسکتی ہیں؟

یوزر آئی ڈی: محسن علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورتوں کے لیے مسواک کی جگہ مسی، دنداسہ، سکڑا وغیرہ نرم چیز استعمال کرنا مستحب ہے کیونکہ عورتوں کے دانت مردوں کے مقابلے میں کمزور ہوتے ہیں اور مسواک پر ہمیشگی ان کے دانتوں کو مزید کمزور کردے گی اور مِسّی یا، دنداسہ، سکڑا وغیرہ کے ذریعے دانت صاف کرتے وقت حصولِ ثواب کی نیت پائے جانے کی صورت میں مسواک کا ثواب بھی ملے گا کہ عورت کے لئے یہ چیزیں ثواب کے معاملے میں مسواک کے قائم مقام ہیں۔ اگرچہ مسواک کا استعمال بھی جائز ہے گناہ نہیں۔ در المختار میں ہے: یقوم العلك مقامه للمرأة مع القدرة عليه. ترجمہ: عورت کے لیے مسواک پر قدرت ہونے کے باوجود علک (ایک طرح کی گوند جس سے عورتیں دانت صاف کرتی ہیں) مسواک کے ثواب میں قائم مقام ہو جائے گی۔ اس کے تحت فتاویٰ شامی میں ہے: " أي في الثواب إذا وجدت النية، وذلك أن المواظبة عليه تضعف أسنانها فيستحب لها فعله "۔ ترجمہ: جب (ثواب کی) نیت پائی جائے گی، یہ اس وجہ سے ہے کہ مسواک پر مواظبت (یعنی ہمیشگی) سے عورتوں کے دانت کمزور ہو جاتے ہیں لہذا ان کے لئے علک (ایک طرح کی گوند جس سے عورتیں دانت صاف کرتی ہیں) کا استعمال کرنا مستحب ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد01، صفحہ115، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/14 اگست 2023ء



پیشاب کی انتہائی باریک چھینٹوں کا حکم

سوال: پیشاب کرتے ہوئے زمین سے ٹکرا کر باریک چھینٹیں کپڑوں یا پاؤں پر پڑ جاتی ہیں تو کیا کپڑے اور پاؤں ناپاک ہو جائیں گے؟

یوزر آئی ڈی: احتشام طیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں اگر پاؤں یا کپڑوں پر سوئی کی ناکے کے برابر انتہائی باریک چھینٹیں گریں تو پاؤں اور کپڑے ناپاک نہیں ہوں گے کیونکہ ان سے بچنا بہت دشوار ہے اور اگر اس سے بڑی چھینٹیں پڑیں تو کپڑے ناپاک ہو جائیں گے بہر صورت پیشاب کرتے ہوئے کپڑے اور بدن کو سمیٹ لیا جائے تاکہ اس کی چھینٹوں سے بچا جاسکے کیونکہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب قبر ہونے کی وعید ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اکثر عذاب القبر من البول ترجمہ: قبر کا عذاب پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے، لہذا اس سے بچو۔

(ابن ماجہ، ابواب الطھارۃ، باب التشدید فی البول، 1 / 219، حدیث: 348)

ہدایہ میں ہے" فإن انتضح عليه البول مثل رءوس الإبر فذلك ليس بشيء ، لأنه لا يستطاع الامتناع عنه"ترجمہ: اگر کپڑوں پر سوئی کی نوک برابر پیشاب کی چھینٹیں پڑ جائیں تو ان کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا کیونکہ ان سے بچنے کی استطاعت نہیں۔

(ہدایہ، جلد1، صفحہ 38، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



خون بہنے کی مقدار سے کم نکلے تو وضو کا حکم

سوال: ناخن سے خون نکل کر چمکا اور وہ ناخن کی کھال اٹھا کر نظر آئے بہنے کی مقدار میں نہ ہوا تنی کم مقدار میں ہو تو وضو کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: مرسل علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

خون اگر صرف ظاہر ہوا بہنے کی مقدار میں نہیں نکلا تو وضو نہیں ٹوٹے گا کیونکہ وضو اس خون سے ٹوٹتا ہے جو بہنے کی مقدار میں ہو۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: الدَّمُ اِذَا عَلَا عَلَی رَأْسِ الْجُرْحِ لَا یَنْقُضُ الْوُضُوْءَ وَحَدُّ السَّیَلَانِ اَنْ یَعْلُوَ فَیَنْحَدِرَ عَنْ رَأْسِ الْجُرْحِ ترجمہ: اگر خون زخم کے سر سے ابھرا (یعنی چمکا، بہا نہیں) تو وضو کو نہیں توڑے گا۔ اور بہنے کی تعریف یہ ہے کہ خون ابھر کر زخم کے سر سے بہہ جائے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الخامس، جلد 01، صفحہ 10، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ملتقطا)

میرے آقا اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ میں اسی طرح کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "دوم: ابھرنا کہ خون وریم (یعنی پیپ) اپنی جگہ سے بڑھ کر جسم کی سطح یا دانے کے منہ سے اوپر ایک بولے کی صورت ہو کر رہ گیا کہ اس کا جرم سطحِ جسم و آبلہ سے اُوپر ہے مگر نہ وہاں سے ڈھلکا نہ ڈھلکنے کی قوت رکھتا تھا جیسے سوئی چبھونے میں ہوتا ہے کہ خون کی خفیف بوند نکلی اور نقطے یا دانے کی شکل پر ہو کر رہ گئی آگے نہ ڈھلکی اور اسی قسم کی اور صورتیں، ان میں بھی ہمارے علماء کے مذہب اصح میں وضو نہیں جاتا، یہی صحیح ہے اور اسی پر فتوی اور اسی حکم میں داخل ہے یہ کہ خون یا ریم اُبھرا اور فی الحال اس میں قوتِ سیلان نہیں اُسے کپڑے سے پونچھ ڈالا دوسرے جلسے میں پھر اُبھرا اور صاف کر دیا یوں ہی مختلف جلسوں میں اتنا نکلا کہ اگر ایک بار آتا ضرور بہہ جاتا تو اب بھی نہ وضو جائے نہ کپڑا ناپاک ہو کہ ہر بار اُتنا نکلا ہے جس میں بہنے کی قوت نہ تھی۔ ہاں جلسہ واحدہ میں ایسا ہوا تو وضو جاتا رہے گا کہ مجلس واحد کا نکلا ہوا گویا ایک بار کا نکلا ہوا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 01، صفحہ 371، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



اذان

922

بغیر اذان کے جماعت کا حکم

سوال: اذان کے بغیر جماعت کروادی تو کیا حکم ہے؟اور اگر وقت تنگ ہو تو کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: عادل علی عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

بغیر اذان واقامت کے مسجد کی جماعت اولی ادا کرنا مکروہ ہے ہاں اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو بغیر اذان دیے جماعت قائم کی جائے گی۔ فتای ہندیہ میں ہے:ویکرہ أداء المکتوبۃ بالجماعۃ فی المسجد بغیر أذان وإقامۃ ترجمہ:اور فرض نماز کو جماعت سے مسجد میں بغیر اذان واقامت کے ادا کرنا مکروہ ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الصلاۃ، فصل فی صفۃ الاذان، جلد1، صفحہ 54، دار الفکر)

فتاوی رضویہ میں ہے: بلااذان جماعتِ اولیٰ مکروہ وخلافِ سنّت ہے ہاں وقت ایسا تنگ ہوگیا ہو کہ اذان کی گنجائش نہ ہو تو مجبورانہ خود ہی چھوڑی جائے گی۔

(فتاوی رضویہ، جلد5، صفحہ 421، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/11 اگست 2023ء



جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے اندر ہو یا باہر؟

سوال: جمعہ کی دوسری اذان جو امام کے سامنے کھڑے ہو کر دی جاتی ہے وہ مسجد کے اندر ہونی چاہیے یا باہر؟ اور اگر باہر ہونی چاہیے تو کیوں؟

یوزر آئی ڈی: علی اصغر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

چاہے جمعہ کی پہلی اذان ہو یا دوسری ایسے ہی پانچ وقتی نمازوں کے لیے دی جانے والی اذان کا عین مسجد میں ہونا مکروہ و خلاف سنت ہے لہذا جمعہ کی اذان ثانی بھی مسجد سے باہر خطیب کے سامنے کھڑے ہو کر دینے کا حکم ہے۔ عین مسجد میں اذان دینا مکروہ و خلاف سنت ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "مسجد کے اندر اذان کا ہونا ائمہ نے منع فرمایا اور مکروہ لکھا ہے اور خلاف سنت ہے، یہ نہ زمانہ اقدس میں تھا، نہ زمانہ خلفاء راشدین نہ کسی صحابی کی خلافت میں۔ بہر حال جبکہ زمانہ رسالت و خلافتہائے راشدہ میں نہ تھی اور ہمارے ائمہ کی تصریح ہے کہ مسجد میں اذان نہ ہو، مسجد میں اذان مکروہ ہے، تو ہمیں سنت اختیار کرنا چاہیے بدعت سے بچنا چاہیے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد5، صفحہ 405، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے: "اذان مئذنہ (مینارا) پر کہی جائے یا خارجِ مسجد اور مسجد میں اذان نہ کہے۔ مسجد میں اذان کہنا مکروہ ہے۔ یہ حکم ہر اذان کے لئے ہے، فقہ کی کسی کتاب میں کوئی اذان اس سے مستثنیٰ نہیں، اذانِ ثانی جمعہ بھی اس میں داخل ہے۔"

(بہار شریعت، ج1، ص469، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/14 اگست 2023ء



نماز و جمعہ

924

دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے لمبی قراءت کرنا

سوال: پہلی رکعت میں سورۃ الکوثر اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھی تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: محمد ادریس

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں کراہت تنزیہی کے ساتھ نماز ہو جائے گی کیونکہ نماز کی دوسری رکعت میں پہلی رکعت کی بنسبت لمبی قراءت کرنا مکروہ تنزیہی ہے جبکہ فرق واضح ہو اگر دونوں سورتوں کی آیات برابر ہوں تو تین آیات کی زیادتی سے کراہت آئے گی اور اگر آیات چھوٹی بڑی ہوں تو کلمات و حروف میں واضح فرق ہو تو کراہت آتی ہے اور سورۃ الکوثر اور سورۃ الاخلاص میں فرق واضح ہے۔ صدر الشریعہ، مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دوسری رکعت کی قراءت پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے جبکہ بیّن فرق معلوم ہوتا ہو اور اس کی مقدار یہ ہے کہ اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہوں تو تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہے اور چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف و کلمات کا اعتبار ہے، اگر کلمات و حروف میں بہت تفاوت ہو کراہت ہے اگرچہ آیتیں گنتی میں برابر ہوں، مثلاً پہلی میں "الم نشرح" پڑھی اور دوسری میں "لم یکن" تو کراہت ہے، اگرچہ دونوں میں آٹھ آٹھ آیتیں ہیں۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ 3، صفحہ 548، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 محرم الحرام 1445ھ/4 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

فرض نمازوں کے بعد نوافل پڑھنے کے دلائل

سوال: فرض نماز میں سنتوں کے ساتھ نوافل پڑھنے کی کیا دلیل ہے؟

یوزر آئی ڈی: رضوان علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

فرض نمازوں میں سنتوں کے ساتھ نوافل پڑھنے کا ثبوت احادیث سے ملتا ہے۔ ظہر کے نوافل کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد چار رکعت پر مواظبت اختیار کی، اللہ تعالی اس پر آگ کو حرام فرمادے گا۔

(جامع ترمذی، جلد1، صفحہ208، مطبوعہ لاھور)

مغرب کے نوافل کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مرفوعا روایت ہے، فرماتے ہیں: جس نے مغرب کے بعد چار رکعتیں ادا کیں، وہ ایسے ہے جیسے ایک غزوے کے بعد دوسرے غزوے میں شرکت کرنے والا۔

(مصنف عبد الرزاق جلد3، صفحہ45، مطبوعہ بیروت)

عشاء کے بعد نوافل پڑھنے کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عشاء کی نماز پڑھ کر تشریف لاتے، تو چار یا چھ رکعت ادا فرماتے۔

(سنن ابی داؤد، جلد1، صفحہ193، مطبوعہ لاھور)

وتروں کے بعد نوافل پڑھنے کے متعلق ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر پڑھنے کے بعد دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

(ترمذی شریف، جلد1، صفحہ218، مطبوعہ لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/10 اگست 2023ء



926

الٹی شلوار پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال: امام صاحب نے بھول کر پائجامہ الٹا پہن کر نماز پڑھادی بعد میں لوگوں نے بتایا تو نماز کا کیا حکم ہے؟ کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ نماز ہوئی ہی نہیں۔

یوزر آئی ڈی: مدثر خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں نماز کراہت تنزیہی کے ساتھ نماز ادا ہو جائے گی لوگوں کا یہ کہنا کہ نماز ہوئی ہی نہیں درست نہیں کیونکہ نماز میں الٹا کپڑا پہننا خلاف معتاد و مکروہ تنزیہی ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: ”کپڑا الٹا پہننا اوڑھنا خلاف معتاد میں داخل ہے اور خلاف معتاد جس طرح کپڑا پہن یا اوڑھ کر بازار میں یا اکابر کے پاس نہ جاسکے ضرور مکروہ ہے۔۔۔ اور ظاہر کراہت تنزیہی“۔

(فتاوی رضویہ، جلد: 7، صفحہ: 359، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 محرم الحرام 1445ھ/12 اگست 2023ء



انگلیاں چٹخانے کا حکم

سوال: انگلیاں چٹخانے کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: محمد وقاص امجد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دوران نماز اور انتظار نماز میں اور نماز کے لیے جاتے ہوئے بلا حاجت انگلیاں چٹخانا مکروہ تحریمی و گناہ ہے جبکہ نماز اور توابع نماز کے علاوہ بلا حاجت انگلیاں چٹخانا مکروہ تنزیہی ہے اور اگر کوئی حاجت ہو تو کوئی کراہت نہیں۔ ابن ماجہ میں ہے: عن علی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تفقع اصابعک و انت فی الصلاۃ ترجمہ: مولی علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز میں انگلیاں مت چٹخاؤ۔ (ابن ماجہ، حدیث 965)

در مختار، مکروہات نماز کے باب میں ہے: "(وفرقعة الاصابع) وتشبيكها ولو منتظر الصلاة او ماشيا اليها للنهي ولا يكره خارجها لحاجة" یعنی (نماز میں) انگلیوں کو چٹخانا اور تشبیک کرنا مکروہ ہے اگرچہ نماز کا انتظار کرتے ہوئے یا نماز کی طرف آتے ہوئے ایسا کرے، اور اس کے علاوہ حاجت کے سبب ہو تو مکروہ نہیں۔ اس کے تحت رد المحتار میں ہے: "وینبغی ان تکون تحریمیة للنهي المذكور۔۔۔فلو لدون حاجة بل على سبيل العبث كره تنزيها" یعنی چاہیے کہ کراہتِ تحریمی مراد ہو مذکورہ ممانعت کی وجہ سے۔ اور (اگر خارجِ نماز میں) بغیر حاجت کے (انگلیاں چٹخائے) تو یہ مکروہ تنزیہی ہے۔

(رد المحتار علی در مختار، جلد: 2، صفحہ: 494، مطبوعہ بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 محرم الحرام 1445ھ/12 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

تیمم والے کے پیچھے وضو والوں کی نماز کا حکم

سوال: امام نے تیمم کیا ہو تو اس کے پیچھے وضو کرنے والوں کی نماز ہو جائے گی کیا؟

یوزر آئی ڈی: عادل علی عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

امام نے اگر تیمم کی تمام شرائط پائے جانے پر نماز کے لیے تیمم کیا تو اس کے پیچھے وضو کیے ہوئے لوگوں کی نماز جائز ہے۔ در مختار میں ہے: (وصح اقتداء متوضئ) لا ماء معه (بمتیمم) ترجمہ: اور وضو والے کی اقتداء تیمم کرنے والے کے پیچھے درست ہے جس کے پاس پانی نہ ہو۔ (الدر المختار مع رد المحتار، جلد1، صفحہ588، دار الفکر، بیروت)

تفسیر صراط الجنان میں ہے: تیمم کرنے والے کے پیچھے غسل اور وضو کرنے والے کی اقتدا صحیح ہے۔ (صراط الجنان، جلد2، صفحہ213، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/11 اگست 2023ء



دوران نماز دانتوں میں پھنسی کوئی چیز نگلنا

سوال: دانتوں میں کوئی چیز پھنسی ہو اسے نماز کے دوران نگل لیا تو کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: آفتاب محمود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز کے دوران دانتوں میں پھنسی چیز اگر ایک چنے کی مقدار میں تھی اسے نگل لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر چنے سے کم تھی تو نماز فاسد نہیں ہو گی البتہ مکروہ ضرور ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے، قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا زیادہ، یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اُس کے منہ میں گرا اور اس نے نگل لیا، نماز جاتی رہی۔ دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا، اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو فاسد ہو گئی۔ (بہار شریعت، جلد1، حصہ سوم، صفحہ614، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 محرم الحرام 1445ھ/17 اگست 2023ء



930

غیر عالم کے پیچھے عالم و مفتی کا نماز پڑھنا

سوال: کیا ایک عام لڑکا جو ایک پارہ حفظ کیے ہوئے ہے کے پیچھے عالم و مفتی نماز پڑھ سکتے ہیں؟

یوزر آئی ڈی: رحیم بخش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر وہ لڑکا امامت کا اہل ہے اس میں امامت کی تمام شرائط پائی جاتی ہوں تو اس کے پیچھے عالم و مفتی کا نماز پڑھنا بلکل درست ہے البتہ عالم و مفتی کا امام بننا بہتر ہے۔ نور الایضاح میں ہے: ”شروط صحۃ الامامۃ للرجال الاصحاء ستۃ اشیاء الاسلام والبلوغ والعقل والذکورۃ والقراءۃ والسلامۃ من الاعذار“ ترجمہ: صحیح مردوں کی امامت کے صحیح ہونے کی چھ شرطیں ہیں: اسلام، بلوغ، عقل، مرد ہونا، قراءت کا صحیح ہونا اور اعذار سے سلامت ہونا۔

(نور الایضاح مع الطحطاوی، صفحہ 287، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”سب سے مقدم وہ ہے کہ نماز و طہارت کے مسائل کا علم زیادہ رکھتا ہو، پھر اگر اس علم میں دونوں برابر ہوں، تو جس کی قراءت اچھی ہو، پھر جو زیادہ پرہیز گار ہو، شبہات سے زیادہ بچتا ہو، پھر جو عمر میں بڑا ہو، پھر جو خوش خلق ہو، پھر جو تہجد کا زیادہ پابند ہو، یہاں تک شرف نسب کا لحاظ نہیں۔ جب ان باتوں میں برابر ہوں تو اب شرافت نسب سے ترجیح ہے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 501، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 محرم الحرام 1445ھ/17 اگست 2023ء



جمعہ کی جماعت سے پہلے عورتوں کا ظہر کی نماز پڑھنا

سوال: جمعہ کے دن جمعہ کی ادائیگی سے پہلے عورتیں جمعہ کی نماز پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

یوزر آئی ڈی: زوہیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورتوں کے لیے بہتر ہے کہ جمعہ کی جماعت ہونے کے بعد گھروں میں نماز ظہر پڑھیں البتہ ظہر کا وقت شروع ہونے کے بعد جمعہ کی جماعت سے پہلے بھی اگر نماز پڑھتی ہیں تو نماز ہو جائے گی کوئی حرج نہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: عورتوں کے لیے ہمیشہ فجر کی نماز غلس (یعنی اوّل وقت) میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے، کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں، جب جماعت ہو چکے تو پڑھیں۔

(بہار شریعت، ج01، حصہ03، ص452، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 محرم الحرام 1445ھ/17 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

کاؤنٹر تسبیح پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال: ہاتھ میں کاؤنٹر تسبیح ڈال نماز پڑھنا کیسا ہے؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کاؤنٹر تسبیح پہن کر نماز پڑھنے میں حرج نہیں نماز ہو جائے گی البتہ اگر اسے پہننے سے نماز میں خشوع و خضوع میں کمی ہو یا خلل واقع ہو تو اسے اتار دینا بہتر ہے کہ نماز میں خشوع مستحب ہے۔ علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز میں خشوع مستحب ہے۔

(عمدۃ القاری جلد4، صفحہ 391، تحت الحدیث 741)

سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: نماز کا کمال، نماز کا نور، نماز کی خُوبی فَہم و تَدبُّر و حُضُورِ قلب (یعنی خشوع) پر ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد6، صفحہ 405، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 محرم الحرام 1445ھ/17 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ
AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

933

دوران نماز ڈکار مارنے کا حکم

سوال: نماز میں اونچی آواز سے ڈکار مارنا کیسا ہے؟

یوزر آئی ڈی: نوید خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نماز میں یا نماز کے علاوہ ڈکار مارنا ناپسندیدہ عمل ہے کہ لوگ اس سے گھن کھاتے ہیں حتی الامکان اس سے بچنا چاہیے اور حدیث پاک میں ڈکار مارنے کی مذمت بھی آئی ہے البتہ دوران نماز ڈکار آیا تو نماز میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جامع ترمذی میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ڈکار لیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ فَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ: اپنی ڈکار کو ہم سے دور رکھو، کیونکہ اس دنیا میں جو لوگ زیادہ سیر ہوتے ہیں وہ قیامت کے دن زیادہ لمبی بھوک والے ہونگے۔ (سنن الترمذی : 2478، صفۃ القیامۃ – سنن ابن ماجۃ : 3350، الأطعمۃ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں : مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی نماز فاسد نہ ہوئی، یوہیں چھینک کھانسی جماہی ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں، معاف ہیں۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ 3، صفحہ 612، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

نماز میں آمین کتنی آواز میں کہنا چاہیے؟

سوال: نماز میں آمین کتنی آواز میں کہنا چاہیے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: ذبیح اللہ اسمعیل

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ہر نماز میں امام و مقتدی و منفرد (اکیلے نماز پڑھنے والے) کے لیے آمین آہستہ آواز میں کہنا سنت ہے۔

جامع ترمذی میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: "عن علقمہ بن وائل عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقال امین وخفض بھا صوتہ" ترجمہ: علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿غیر المغضوب علیھم ولا الضالین﴾ پڑھا اور آہستہ آمین کہی۔ (جامع ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی التامین، ج01، ص162، مطبوعہ لاھور)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "اذا فرغ من الفاتحۃ قال آمین و السنۃ فیہ الاخفاء والمنفرد والامام سواء وکذا المأموم اذا سمع" ترجمہ: اور جب سورہ فاتحہ سے فارغ ہو تو آمین کہے اور آمین کہنے میں سنت یہ ہے کہ آہستہ کہے اور امام، منفرد کا ایک ہی حکم ہے اور ایسے ہی مقتدی کے لئے بھی آہستہ آواز سے کہنا سنت ہے جب وہ سنے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، ج01، ص74، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



935

رکوع میں سبحان ربی الکریم کہنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید رکوع میں سبحان ربی العظیم درست نہیں کہہ پاتا کیا وہ اس کی جگہ سبحان ربی الکریم پڑھ سکتا ہے؟

یوزر آئی ڈی: اکرام رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس سے صحیح طریقے سے سبحان ربی العظیم کا تلفظ ادا نہ ہو تو وہ اس کی جگہ سبحان ربی الکریم پڑھ سکتا ہے کیونکہ اگر سبحان ربی العظیم کا تلفظ صحیح ادا نہ کیا اور معنی فاسد ہو گئے تو نماز بھی ٹوٹ جائے گی جیسے عظیم کی جگہ عزیم پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "قراءت یا اذکارِ نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں، نماز فاسد کر دیتی ہے۔"

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ614، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قانون شریعت میں ہے: "جس نے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم میں عظیم کو عزیم، ظ کے بجائے ز پڑھ دیا تو نماز جاتی رہی لہٰذا جس سے عظیم صحیح ادا نہ ہو وہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْکَرِیْم پڑھے۔"

(قانون شریعت، صفحہ: 175، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

936

والدین کو گالی دینے، مارنے والے کی امامت کا حکم

سوال: ایک بندہ اپنے باپ کو گالیاں دیتا ہے، مارتا ہے، اور لوگوں سے کہتا ہے کہ اور ماروں گا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: حافظ عابد حنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

والدین کو گالی دینا، انہیں مارنا، ناجائز و حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور علانیہ ایسا کرنے والا فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی وگناہ ہے اگر پڑھ لی تو ایسی نماز کا اعادہ کرنا یعنی دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ صحیح البخاری میں ہے: عن انس رضی اللہ عنه، قال: سئل النبی صلی اللہ علیه وسلم عن الکبائر، قال: الإشراك بالله، وعقوق الوالدین، وقتل النفس، وشهادة الزور ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی کی جان لینا اور جھوٹی گواہی دینا۔ (صحیح البخاری، کتاب الطب، باب الشرک والسحر من الموبقات، الحدیث 5764)

تبیین الحقائق میں ہے: "(وكره إمامة العبد والفاسق) لأنه لا يهتم لأمر دينه؛ ولأن في تقديمه للإمامة تعظيمه وقد وجب عليهم إهانته شرعا" ترجمہ: غلام اور فاسق کی امامت بھی مکروہِ تحریمی ہے کیونکہ وہ دینی احکامات کی پرواہ نہیں کرتا، اور اس لئے بھی کہ اسے (یعنی فاسق کو) امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے جبکہ شرعاً ان پر اس کی اہانت واجب ہے۔

(تبیین الحقائق، جلد 01، صفحہ 134، مطبعہ کبری)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ / 19 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلی الک واصحابک یاحبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

937

تین رکعت وتر پڑھنے کا ثبوت

سوال: تین رکعت وتر پڑھنے کا ثبوت کس حدیث سے ہے؟

یوزر آئی ڈی: اسامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

تین رکعت وتر پڑھنے کا ثبوت متعدد احادیث سے ملتا ہے۔ بخاری و مسلم میں ہے: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. ترجمہ: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کو ادا کرنے کی خوبصورتی اور لمبائی کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔

(البخاري، الصحيح، كتاب التهجد، باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم بالليل في رمضان وغيره، 1: 385، الرقم: 1096)

مسلم شریف میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح فجر سے پہلے اٹھ کر تیرہ رکعتیں ادا کرتے تھے، آٹھ رکعت (تہجد) پڑھتے اور تین وتر، پھر ان کے بعد مزید دو رکعتیں پڑھتے۔

(صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 509، مطبوعہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



سجدے کے نشان کی شرعی حیثیت

سوال: نمازی لوگوں کی پیشانیوں پے سجدے کا نشان بن جاتا ہے شریعت میں اس کی کیا اصل ہے ؟

یوزر آئی ڈی: عبد الرحمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سجدہ کرنے کے سبب پیشانی پر سجدے کا نشان بن جاتا ہے اور یہ نماز پڑھنے کی علامت ہے اور نماز پڑھنے کے سبب پیشانی پر سجدے کا نشان بن جانا اچھی بات ہے قرآن پاک میں اسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نشانی کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

فرمان باری تعالی ہے: سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ترجمہ: ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔

(پارہ:26، سورۂ فتح:29) اسکے تحت تفسیر صراط الجنان میں خازن و مدارک کے حوالے سے ہے: یعنی ان کی عبادت کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر سے ظاہر ہے۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ علامت وہ نور ہے جو قیامت کے دن اُن کے چہروں سے تاباں ہوگا اور اس سے پہچانے جائیں گے کہ انہوں نے دنیا میں اللہ تعالی کی رضا کے لئے بہت سجدے کئے ہیں ۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ وہ علامت یہ ہے کہ ان کے چہروں میں سجدے کا مقام چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا۔ حضرت عطاء رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قول ہے کہ رات کی لمبی نمازوں سے اُن کے چہروں پر نور نمایاں ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: جو رات میں کثرت سے نماز پڑھتا ہے تو صبح کو اس کا چہرہ خوب صورت ہو جاتا ہے۔" اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گرد کا نشان بھی سجدہ کی علامت ہے۔ (خازن، الفتح، تحت الآیۃ: ۲۹، ۴ / ۱۶۲، مدارک، الفتح، تحت الآیۃ: ۲۹، ص۱۱۴۸، ملتقطا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

نماز جمعہ میں مقتدی کا وضو ٹوٹ جائے تو

سوال: اگر جمعہ پڑھتے ہوئے قعدہ میں کسی مقتدی کا وضو ٹوٹ جائے اور دوبارہ وضو کرنے سے امام کے سلام پھیرنے کا خطرہ ہو تو کیا حکم ہے تیمم کر کے جمعہ پڑھ سکتے ہیں؟

یوزر آئی ڈی: نذیر احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں تیمم کر کے جمعہ پڑھنے کی اجازت نہیں بلکہ مقتدی وضو کرے اگر امام صاحب جمعہ کا سلام پھیر دیں تو اگر فوراً جائے اور وضو کر کے بقیہ نماز پڑھے تو جمعہ ہو سکتا ہے لیکن اس کی شرائط بہت مشکل ہیں، بہتر ہے کہ شہر میں کسی اور مسجد میں جمعہ ادا کر لے اور اگر کہیں جمعہ کی جماعت نہ ملے تو ظہر کی نماز ادا کرے۔ الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: ”وتجوز الصلاۃ علی الجنازۃ بالتیمم إذا خاف فوتھا لو توضأ، وکذلك صلاۃ العید، ولا یجوز للجمعۃ وإن خاف الفوت“ یعنی پانی پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں نماز جنازہ نکل جانے کا خوف ہو تو تیمم کر کے نمازہ جنازہ پڑھنا جائز ہے یہی حکم نماز عید کا ہے لیکن جمعہ پڑھنے کے لئے تیمم کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ فوت ہونے کا خوف ہو۔

(الاختیار لتعلیل المختار، جلد1، صفحہ 33، مطبوعہ پشاور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/11 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

دوزانو بیٹھ کر خطبہ سننے کا حکم

سوال: التحیات کی طرح بیٹھ کر پہلے میں ہاتھ باندھ کر دوسرے میں زانو پر رکھ کر خطبہ سنا جاتا ہے اس کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

یوزر آئی ڈی: عزیر ظہیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

دوزانوں بیٹھ کر خطبہ سننا مستحب ہے اور بہتر ہے کہ پہلے میں ہاتھ باندھ لے دوسرے میں زانو پر رکھے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: ویستحب أن یقعد فیها کما یقعد فی الصلاۃ، کذا فی معراج الدرایۃ ترجمہ: اور مستحب ہے کہ بندہ ان دو خطبوں کے درمیان ایسے بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتا ہے ایسے ہی معراج الدریہ میں ہے۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر في صلاۃ الجمعۃ، ج۱، ص۱۴۶،۱۴۷۔)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ چہارم، صفحہ 773، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/14 اگست 2023ء



جمعہ مبارک کہنا کیسا؟

سوال: آج کل ایک نئی رسم پیدا ہو چکی ہے جمعہ کے دن لوگ ایک دوسرے کو جمعہ مبارک کہتے ہیں اس کا کیا حکم ہے ؟

یوزر آئی ڈی: ناصر علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جمعہ کے دن کی مبارک باد دینا بلکل جائز ہے کوئی گناہ نہیں کیونکہ شریعت مطہرہ میں جمعہ کے دن کی مبارکباد دینے کے بارے میں ممانعت نہیں آئی اور جس چیز کی ممانعت شریعت میں نہ ہو وہ کام بلکل جائز ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللهُ فِیْ كِتَابِهٖ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِیْ كِتَابِهٖ، و مَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ

ترجمہ: حلال وہ ہے جسے اللہ پاک نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جسے اللہ پاک نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور جس سے خاموشی اختیار فرمائی (یعنی منع نہ فرمایا) تو وہ معاف ہے (یعنی اس کے کرنے پر کوئی گناہ نہیں ہے)۔

(سنن ترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاءِ فی لُبس الفَراءِ، صفحہ 434، رقم الحدیث: 1726، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/13 اگست 2023ء



مسجد



942

مسجد کے ڈیکس اور قرآن گھروں میں لے جانے کا حکم

سوال: مسجد کا صدر کہے کہ مسجد کے قرآن اور ڈیکس گھروں میں لے جاؤ اور بچوں کو پڑھاؤ تو کیا لے کر جانا جائز ہے؟

یوزر آئی ڈی: چاند بابو گجراتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

مسجد کے قرآن اور ڈیکس گھروں میں لے کر جانے کی اجازت نہیں مسجد کا صدر یا متولی اس بات کا بلکل اختیار نہیں رکھتا۔ فتاوی عالمگیری میں خانیہ کے حوالے سے ہے: "متولی المسجد ليس له أن يحمل سراج المسجد إلى بيته وله أن يحمله من البيت إلى المسجد" ترجمہ: مسجد کے متولی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ مسجد کا چراغ گھر میں لے جائے، ہاں گھر کا چراغ مسجد میں لا سکتا ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر، الفصل الثانی، ج2، ص462، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مسجد کی اشیا مثلاً لوٹا، چٹائی وغیرہ کو کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کر سکتے۔ مثلاً لوٹے میں پانی بھر کر اپنے گھر نہیں لے جا سکتے اگرچہ یہ ارادہ ہو کہ پھر واپس کر جاؤں گا۔ اُس کی چٹائی اپنے گھر یا کسی دوسری جگہ بچھانا ناجائز ہے۔ یوہیں مسجد کے ڈول، رسی سے اپنے گھر کے لیے پانی بھرنا یا کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بے موقع اور بے محل استعمال کرنا ناجائز ہے۔"

(بہار شریعت، جلد02، حصہ10، صفحہ562،561، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ / 14 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

مسجد کو شہید کرکے اس میں راستہ بنانا

سوال: مسجد کو شہید کر کے اس میں سے عوامی راستہ بنانے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: مہر اسلم یونس

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

مسجد کو شہید کر کے اس میں راستہ بنانا ناجائز و حرام ہے۔ غمز عیون البصائر میں ہے: " قوله ولايجوز اتخاذ طريقه فيه للمرور الالعذر يعني بان يكون له بابان فاكثرفيدخل من هذا ويخرج من هذا" ترجمہ: مصنف کا قول: بلا ضرورت گزرنے کے لیے مسجد کو راستہ بنانا، ناجائز ہے، یعنی مسجد کے دو یا دو سے زیادہ دروازے ہوں، تو کوئی ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل جائے (ایسا کرنا، جائز نہیں)۔

(غمز عیون البصائر مع الاشباہ، الفن الثالث، القول فی احکام المسجد، جلد 2، صفحہ 231، مطبوعہ ادارۃ القرآن، کراچی)

شیخ الاسلام والمسلمین امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "وہ جو بعض کتب میں ہے کہ ضرورت و مجبوری کے وقت مسجد کو راستہ بنانا، جائز ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ بضرورت مسجد میں ہو کر دوسری طرف کو نکل جانا، جائز ہے کہ (عام حالات میں) مسجد میں دوسری طرف جانے کے لیے چلنا حرام ہے، مگر بضرورت کہ راستہ گھرا ہوا ہے اور مسجد ہی میں سے ہو کر جاسکتا ہے، جیسے موسمِ حج میں مسجد الحرام شریف میں واقع ہوتا ہے، اس کی اجازت دی گئی ہے، وہ بھی جنب یا حائض یا نفساء کو نہیں، نیز گھوڑے یا بیل گاڑی کو نہیں، ہو کر نکل جانے کے لیے بھی ان کا جانا، لے جانا ہرگز جائز نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، کتاب الوقف، جلد 16، صفحہ 352، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/10 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

منہ میں بدبو ہونے کی حالت میں نماز پڑھنے اور مسجد جانے کا حکم

سوال: منہ میں بدبو ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اور اس حالت میں مسجد میں جانا کیسا؟

یوزر آئی ڈی: خان بھائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

منہ میں بدبو ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور منہ میں بدبو ہونے کی حالت میں مسجد میں جانا حرام ہے۔ سیدی امام اہلسنت بدبودار منہ مسجد میں لے جانے کے حوالے سے فرماتے ہیں: مُنہ میں بدبو ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نماز بھی مکروہ ہے اور ایسی حالت میں مسجد جانا حرام ہے جب تک منہ صاف نہ کرلے۔ اور دوسرے نمازی کو ایذا پہنچانی حرام ہے اور دوسرا نمازی نہ بھی ہو تو بھی بدبو سے ملائکہ کو ایذا پہنچتی ہے۔ حدیث میں ہے: ''جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں فرشتے بھی اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ، جلد 7، صَفحہ 384، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 محرم الحرام 1445ھ/17 اگست 2023ء



مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے کی وعید

سوال: مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے کا کیا حکم ہے؟ کچھ لوگ جماعت سے پہلے آکر کافی دیر باتیں کرتے رہتے ہیں۔

یوزر آئی ڈی: محمد احسان غفار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا جائز نہیں مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یأتی علی الناس زمان یکون حدیثھم فی مساجدھم فی أمر دنیاھم فلا تجالسوھم فلیس للہ فیھم حاجۃ. ترجمہ: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ مساجد میں دنیا کی باتیں کریں گے، تم ان کے ساتھ مت بیٹھنا اللہ تعالیٰ کو ان کی کچھ پرواہ نہیں۔ (شعب الایمان للبیھقی، الصلوات، فضل الجمعۃ، 3/87، دار الکتب العلمیۃ)

سیدی امام اہلسنت، امام احمد رضا خان بریلوی، علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: دنیا کی باتوں کے لئے مسجد میں جا کر بیٹھنا حرام ہے۔ مسجد میں دنیا کا کلام نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ یہ مُباح (یعنی جائز) باتوں کا حکم ہے، پھر اگر باتیں خود بُری ہوئیں تو اِس کا کیا ذِکر ہے، دونوں سخت حرام دَر حرام، موجِبِ عذابِ شدید (سخت عذاب کا سبب) ہے۔۔ مسجد میں شور وشَر کرنا (فتنہ پھیلانا) حرام ہے اور دُنیوی بات کے لئے مسجد میں بیٹھنا حرام، اور نماز کے لئے جاکر دُنیوی تذکرہ مسجد میں مکروہ اور وُضو میں بے ضرورت دُنیوی کلام نہ چاہئے، اور غِیبت کرنے والوں اور تُہمت اُٹھانے والوں، مُنافِقوں، مُفسِدوں (خرابی پیدا کرنے والوں) کو نکلوا دینے پر قادِر (قدرت رکھتا) ہو تو نکلوا دے جبکہ فِتنہ نہ اُٹھے ورنہ خود اُن کے پاس سے اُٹھ جائے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 8، صفحہ 112، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 محرم الحرام 1445ھ/17 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

غیر مسلم کو مسجد میں اسکی عبادت کرنے کی اجازت دینا

سوال: کیا غیر مسلم کو مسجد میں ان کی عبادت کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

یوزر آئی ڈی: محمد حسنین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

غیر مسلموں کو ان کی عبادت کرنے کے لیے مسجد میں لانا تو درکنار، غیر مسلموں کو بطور تعظیم مسجد میں لانا ہی ناجائز و گناہ ہے۔ لہذا اس کی شرعا اجازت نہیں۔ فرمان باری تعالی ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا۔ ترجمہ: اے ایمان والو مشرک نرے (بالکل) ناپاک ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں۔ (القرآن، سورۃ التوبہ، آیت 28)

اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: یہاں مشرکین کو منع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان مسجد حرام شریف میں آنے سے روکیں۔ یہاں اصل حکم مسجدِ حرام شریف میں آنے سے روکنے کا ہے اور بقیہ دنیا بھر کی مساجد میں آنے کے متعلق بھی حکم یہ ہے کہ کفار مسجدوں میں نہیں آسکتے۔ خصوصاً کفار کو عزت واحترام اور استقبال کے ساتھ مسجد میں لانا شدید حرام ہے۔
(تفسیر صراط الجنان، سورۃ التوبہ، تحت الآیت 28)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "یہ کہنا کہ مسجدُ الحرام شریف سے کفار کا منع ایک خاص وقت کے واسطے تھا، اگر یہ مراد کہ اب نہ رہا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر صریح اِفتراء ہے، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا'' (ترجمہ کنزُالعرفان: مشرک بالکل ناپاک ہیں تو اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔)
یونہی یہ کہنا کہ کفار کے وُفود مسجدِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ میں اپنے طریقے پر عبادت کرتے تھے محض جھوٹ ہے۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے مسجدِ کریمہ کے سوا کوئی نشست گاہ نہ تھی جو حاضر ہوتا یہیں حاضر ہوتا کسی کافر کی حاضری مَعَاذَاللہ بطورِ استیلاوِاستِعلاء (یعنی غلبے کے طور پر) نہ تھی بلکہ ذلیل وخوار ہو کر یا اسلام لانے کے لئے یا تبلیغِ اسلام سننے کے واسطے تھی۔
(فتاویٰ رضویہ، کتاب السیر، جلد 14، صفحہ 390-391، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ / 19 اگست 2023ء



947

مسجد میں لوگوں کے لیے فلٹر پلانٹ لگانے کا حکم

سوال: کیا مسجد میں پانی کا فلٹر پلانٹ لگا سکتے ہیں جس سے لوگ پانی بھر کر لے جائیں؟

یوزر آئی ڈی: محمد خرم عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

لوگوں کے لیے مسجد میں فلٹر پلانٹ لگانا جائز نہیں کیونکہ اس میں مسجد کی بجلی اور موٹر کا استعمال ہو گا اور مسجد کی کوئی بھی چیز کسی اور مصرف میں استعمال کرنا جائز نہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ’’مسجد کے ڈول رسی سے اپنے گھر کے لئے پانی یا کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بے موقع اور بے محل استعمال کرنا، ناجائز ہے۔‘‘ (بہارِ شریعت، جلد2، صفحہ562، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاویٰ خلیلیہ میں مسجد کے پانی، بجلی یا کوئی اور چیز عام استعمال کرنے کے بارے میں سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا: ’’مسجد کی اشیاء صرف مسجد میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ مسجد کے علاوہ کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کر سکتے۔‘‘ (فتاویٰ خلیلیہ، جلد2، صفحہ 579، ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

948

قبروں پر مسجد بنانے اور اس پر نماز پڑھنے کا حکم

سوال: ایک مسجد بنائی گئی ہے اس جگہ پہلے قبریں تھیں اس جگہ نماز پڑھنا کیسا ہے؟

یوزر آئی ڈی: علی حیدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں قبروں کو مسمار کر کے اوپر مسجد بنانا ناجائز و حرام ہے اور قبروں والی جگہ پر نماز پڑھنا بھی ناجائز و گناہ ہے۔ رد المحتار میں ہے: "تکرہ الصلوۃ علیہ والیہ لورود النھی عن ذلک" یعنی قبر پر اور قبر کی طرف نماز مکروہ ہے کیونکہ اس سے منع فرمایا گیا ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار، جلد3، صفحہ 183 دار المعرفہ، بیروت)

فتاوی رضویہ شریف میں قبروں کے مسمار کر کے مسجد بنانے کے حوالے سے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن تحریر فرماتے ہیں: "یہ حرکت شنیعہ ہمارے ائمہ کے اجماع سے ناجائز و حرام ہے۔ توہین قبور مسلمین ایک اور قبور پر نماز کا حرام ہونا دو۔ کہاں قبر کی بلندی کہ حدِ شرعی سے زائد ہو اس کے دور کرنے کا حکم اور کہاں یہ کہ قبور مسلمین مسمار کر کے ان پر چلیں، اموات کو ایذا دیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ 428، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/10 اگست 2023ء



مدرسے کے لیے وقف زمین پر مسجد بنانا

سوال: مدرسے کے لیے وقف شدہ زمین پر مسجد بنا سکتے ہیں یا نہیں؟

یوزر آئی ڈی: قاری ترابی سلمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نہیں بنا سکتے کیوں کہ یہ وقف کو بدلنا ہے جو کہ جائز نہیں۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: لایجوز تغییر الوقف عن ھیئتہ ترجمہ: وقف کو اس کی ہیئت سے بدلنا جائز نہیں۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الوقف، الباب الرابع عشر، جلد2، صفحہ 490، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/13 اگست 2023ء



جنازہ، قبر، میت

نماز جنازہ پڑھانے کا حقدار کون؟

سوال: جنازہ پڑھانا کس کا حق ہے؟ امام مسجد کا یا میت کے اولیاء کا؟

یوزر آئی ڈی: سجاد احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز جنازہ پڑھانے کا سب سے پہلا حق بادشاہ اسلام کو ہے پھر قاضی کو پھر امام جمعہ کو پھر امام محلہ کو پھر ولی کو ہاں اگر ولی امام محلہ سے افضل ہو تو پھر امام محلہ کے بجائے ولی کا نماز جنازہ پڑھانا بہتر ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: نماز جنازہ میں امامت کا حق بادشاہ اسلام کو ہے، پھر قاضی، پھر امام جمعہ، پھر امام محلہ، پھر ولی کو، امام محلہ کا ولی پر تقدم بطور استحباب ہے اور یہ بھی اس وقت کے ولی سے افضل ہو ورنہ ولی بہتر ہے۔ ولی سے مراد میت کے عصبہ ہیں اور نماز پڑھانے میں اولیا کی وہی ترتیب ہے جو نکاح میں ہے، صرف فرق اتنا ہے کہ نماز جنازہ میں میت کے باپ کو بیٹے پر تقدم ہے اور نکاح میں بیٹے کو باپ پر، البتہ اگر باپ عالم نہیں اور بیٹا عالم ہے تو نماز جنازہ میں بھی بیٹا مقدم ہے، اگر عصبہ نہ ہوں تو ذوی الارحام غیروں پر مقدم ہیں۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ چہارم، صفحہ 836، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

میت کا جنازہ ایک سے زائد بار پڑھنا

سوال: کیا میت کا جنازہ دو شہروں میں پڑھ سکتے ہیں؟

یوزر آئی ڈی: صغیر احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر میت کے ولی نے نماز جنازہ پڑھ لی ہو تو نماز جنازہ دوبارہ پڑھنا جائز نہیں ہاں اگر ولی نے نماز جنازہ نہ پڑھی ہو تو دوبارہ نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے لیکن اس میں بھی وہی شریک ہوں گے جنہوں نے پہلے جنازے میں شرکت نہ کی ہو۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: ''لو صلی علیه الولی وللمیت أولیاء أخر بمنزلته لیس لهم أن یعیدوا، کذا فی الجوهرة النیرة'' یعنی اگر میت پر ایک ولی نے نماز پڑھ لی اور میت کے اسی درجہ کے کئی اور اولیا بھی ہوں تو ان کے لئے نماز جنازہ کا اعادہ جائز نہیں، ایسا ہی جوہرہ نیرہ میں ہے۔''

(فتاوی ہندیہ، کتاب الصلوۃ، الفصل الخامس فی الصلوۃ علی المیت، جلد1، صفحہ164، کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: ''ولی کے سوا کسی ایسے نے نماز پڑھائی جو ولی پر مقدم نہ ہو اور ولی نے اُسے اجازت بھی نہ دی تھی تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہو تو نماز کا اعادہ کر سکتا ہے اور اگر مردہ دفن ہو گیا ہے تو قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر وہ ولی پر مقدم ہے جیسے بادشاہ و قاضی و امام محلہ کہ ولی سے افضل ہو تو اب ولی نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا اور اگر ایک ولی نے نماز پڑھا دی تو دوسرے اولیاء اعادہ نہیں کر سکتے اور ہر صورت اعادہ میں جو شخص پہلی نماز میں شریک نہ تھا وہ ولی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور جو شخص شریک تھا وہ ولی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا ہے کہ جنازہ کی دو مرتبہ نماز ناجائز ہے سوا اس صورت کے کہ غیر ولی نے بغیر اذن ولی پڑھائی۔''

(بہار شریعت، حصہ4، صفحہ838، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 محرم الحرام 1445ھ/4 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

جنازے کے بعد دعا مانگنے کا حکم

سوال: جنازے کے بعد دعا مانگنا کیسا ہے؟

یوزر آئی ڈی: قاری ندیم رضا عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا بلکل جائز و مستحب عمل ہے اور اس کا ثبوت احادیث سے ملتا ہے۔ سنن ابی داؤد اور ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: قال اذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میت پر نماز پڑھ لو تو اس کے لئے خلوص دل سے دعا مانگو۔

(أبو داود ج 3، ص 210، م المکتبۃ العصریۃ، ابن ماجہ، ج 1، ص 480، دار احیاء الکتب العربیۃ)

المصنف فی الاحادیث و الاثار میں ہے: عن عمیر بن سعید، قال: صليت مع علي على يزيد بن المكفف فكبر عليه أربعا، ثم مشى حتى أتاه فقال: «اللهم عبدك وابن عبدك نزل بك اليوم فاغفر له ذنبه، ووسع عليه مدخله، فإنا لا نعلم منه إلا خيرا وأنت أعلم به ترجمہ حضرت عمیر بن سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں نے حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ یزید بن مکفف کی نماز جنازہ پڑھی تو جب حضرت علی نے نماز جنازہ پڑھ لی تو چل کر میت کے نزدیک ہو گے پھر دعا کی اے اللہ یہ تیرا بند اور تیرے بندے کا بیٹا ہے آج یہ تیری بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس کے گناہوں کو بخش دے اور اس کی قبر کو کشادہ فرمادے بے شک ہم اسکی بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتے اور تو اس کے احوال سے زیادہ باخبر ہے۔

(الکتاب المصنف فی الأحادیث والآثار، ج 3، ص 20، مکتبۃ الرشد، الریاض)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 محرم الحرام 1445ھ / 4 اگست 2023ء



الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یاحبیب اللہ
AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

953

قبر پر پانی کا چھڑکاؤ کرنے کا حکم

سوال: قبر پر پانی چھڑکنا کیسا ہے؟

یوزر آئی ڈی: عزیر ظہیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قبر کے اوپر، پانی چھڑکنا اگر صحیح غرض کے لیے ہو جیسے مٹی بکھرنے کا خدشہ وغیرہ ہو تو جائز ہے اور اگر رسمی طور پر پانی کا چھڑکاؤ کیا تو یہ جائز نہیں کہ اس میں پانی اور بلا وجہ ضائع کرنا ہے جو کہ اسراف ہے اور اسراف جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے: بعد دفن قبر پر پانی چھڑکنا مسنون ہے اور نئی ڈال دی گئی یا منتشر ہو جانے کا احتمال ہو تو اب بھی پانی ڈالا جائے کہ نشانی باقی رہے اور قبر کی توہین نہ ہونے پائے بہ علل فی الدرغیرہ أن لایذھب الأثرفیمتھن یعنی در مختار وغیرہ میں علت بیان فرمائی ہے کہ نشان مٹ جانے کے سبب بے حرمتی نہ ہو اس کے لئے کوئی دن معین نہیں ہو سکتا ہے جب حاجت ہو اور بے حاجت پانی کا ڈالنا ضائع کرنا ہے اور پانی ضائع کرنا جائز نہیں اور عاشورہ کی تخصیص محض بے اصل و بے معنی ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ 372، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/11 اگست 2023ء



954

کسی کے مرنے پر مردوں کا سوگ کرنا

سوال: میت پر جو سوگ کیا جاتا ہے وہ صرف عورتوں پر لازم ہے یا مردوں پر بھی لازم ہے کہ مرد بھی تین دن زینت کو ترک کر دیں اور کیا سوگ کے تین دنوں میں مرد خوشبو لگا سکتا ہے؟

یوزر آئی ڈی: فضل حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

کسی کے مرنے پر عام مردوں اور عورتوں کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے۔ لازم نہیں کہ سوگ کریں ہی کریں لہذا مرد سوگ کے دنوں میں خوشبو لگا سکتے ہیں البتہ وہ عورت جس کا شوہر فوت ہو جائے اس کے لیے چار ماہ دس دن تک سوگ کرنے کا حکم ہے نہیں کرے گی تو گنہگار ہو گی ایسے ہی جسے طلاق بائنہ دی جائے اس عورت پر بھی دوران عدت سوگ لازم ہے۔ اعلی حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ”شریعت نے عورت کو شوہر کی موت پر چار مہینے دس دن سوگ کا حکم دیا ہے اوروں کی موت کے تیسرے دن تک اجازت دی ہے باقی حرام ہے۔“

(فتاوی رضویہ، ج24، ص495، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: عدت وفات یا بائنہ طلاق کی عدت میں عورت پر سوگ لازم ہے سوگ کا مطلب یہ ہے کہ عورت زینت کو ترک کرے۔

(بہار شریعت، سوگ کا بیان، جلد2، حصہ 7، صفحہ 244، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 محرم الحرام 1445ھ/17 اگست 2023ء



955

بچہ پیدا ہو کر فوت ہو جائے تو اس کا تیجہ کرنا

سوال: ایک بچہ پیدا ہو کر 9 گھنٹے زندہ رہا پھر فوت ہو گیا کیا اسے ایصال ثواب کر سکتے ہیں؟ اور کیا اس کا تیجہ کر سکتے ہیں؟

یوزر آئی ڈی: آصف خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جی ہاں بالکل کر سکتے ہیں۔ فاتحہ اور ایصال ثواب کا طریقہ رسالے میں ہے: ایک دن کے بچے کو بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں، اُس کا تیجا وغیرہ بھی کرنے میں حرج نہیں۔ اور جو زندہ ہیں ان کو بھی ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے۔

(فاتحہ و ایصال ثواب کا طریقہ، صفحہ 7، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



طلاق، عدت، زوجین

956

دوران عدت عورت کی منگنی ورشتہ کرنے کا حکم

سوال: عدت کے دوران بچی کی منگنی یا رشتہ کرنا کیسا ہے؟

یوزر آئی ڈی: محمد الیاس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عدت والی کے ہاں دوران عدت صراحتاً نکاح کا پیغام بھیجنا ناجائز و حرام ہے لہذا عدت کے دوران عورت کی منگنی ورشتہ کرنے کی اجازت نہیں۔ امام اہلسنت، امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: عدت میں نکاح تو نکاح، نکاح کا پیغام دینا حرام ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 266، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جو عورت عدت میں ہو اُس کے پاس صراحۃً نکاح کا پیغام دینا حرام ہے اگرچہ نکاح فاسد یا عتق کی عدت میں ہو اور موت کی عدت ہو تو اشارۃً کہہ سکتے ہیں اور طلاق رجعی یا بائن یا فسخ کی عدت میں اشارۃً بھی نہیں کہہ سکتے اور وطی بالشبہہ یا نکاح فاسد کی عدت میں اشارۃً کہہ سکتے ہیں اشارۃً کہنے کی صورت یہ ہے کہ کہے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں مگر یہ نہ کہے کہ تجھ سے، ورنہ صراحت ہو جائیگی یا کہے میں ایسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں جس میں یہ یہ وصف ہوں اور وہ اوصاف بیان کرے جو اس عورت میں ہیں یا مجھے تجھ جیسی کہاں ملے گی۔ (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 8، صفحہ 246، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 محرم الحرام 1445ھ /4 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

957

دل میں طلاق دینے کا حکم

سوال: اگر کسی بندے نے زبان سے طلاق دیے بغیر صرف دل میں طلاق دی اور بیوی کو اس کا علم بھی نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

زبان سے تلفظ کیے بغیر صرف دل میں طلاق دی تو طلاق واقع نہیں ہو گی۔ طحطاوی میں ہے: لو أجرى الطلاق على قلبه وحرك لسانه من غير تلفظٍ يُسمع لا يقع، وإن صح الحروف، ترجمہ: اور اگر طلاق کو دل پر جاری کیا اور اپنی زبان کو حرکت بغیر لفظ ادا کیے کہ جنہیں سنا جا سکے تو طلاق واقع نہیں ہو گی اگرچہ لفظ درست ادا کیے ہوں۔

(طحطاوي علی مراقي الفلاح، صفحہ 219، دار لکتب، العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 محرم الحرام 1445ھ / 4 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

ساس نے بہو کو سونا پہنایا تو سونے کا مالک کون؟

سوال: نکاح کے وقت ساس نے بہو کو سونے کا تولہ پہنایا اور چار پانچ بندوں کے سامنے کہا کہ یہ تمہاری ملکیت ہے اب اگر طلاق ہوتی ہے اور ساس سونے کا مطالبہ کر رہی ہے تو شریعت کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: مظہر اقبال رضوی سیفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں سونا لڑکی کی ملکیت ہے ساس کا واپسی کا مطالبہ کرنا شرعا درست نہیں کیونکہ اس نے بہو کو صراحتا اس کا مالک بنا دیا اب سونا ساس کی ملک نہ رہا۔ امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”چڑھاوے کا اگر عورت کو مالک کر دیا گیا تھا خواہ صراحۃً کہہ دیا تھا کہ ہم نے اس کا تجھے مالک کیا یا وہاں کے رسم و عرف سے ثابت ہو کہ تملیک ہی کے طور پر دیتے ہیں جب تو وہ بھی عورت ہی کی ملک ہے ورنہ جس نے چڑھایا اس کی ملک ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ260، رضا فاونڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 محرم الحرام 1445ھ/4 اگست 2023ء



کیا طلاق کے وقت گواہوں کا ہونا ضروری ہے؟

سوال: کیا طلاق کے وقت گواہوں کا ہونا ضروری ہے؟

یوزر آئی ڈی: نوید خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

طلاق میں گواہوں کا ہونا ضروری نہیں طلاق بالکل اکیلے میں دی تو بھی واقع ہو جاتی ہے۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ''شوہر اول طلاق دینے کا مقر (اقرار کرتا) ہے، مگر عذر صرف یہ کرتا ہے کہ طلاق خفیہ دی، چار اشخاص کے سامنے نہ دی، لہذا اپنی جہالت سے طلاق نہ ہونا سمجھتا ہے، اگر ایسا ہے، تو اس کا دعوی غلط باطل ہے، طلاق بالکل تنہائی میں دے، جب بھی ہو جاتی ہے۔''

(فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ366، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



طلاق کے بعد سسرال کا عورت سے سونا واپس لینا

سوال: عورت کو طلاق ہوئی اب اس کے سسرال والے اور شوہر سونے کا مطالبہ کر رہے ہیں جو انہوں نے پہنایا تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: خالد بن عبد العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

وہ زیورات جو عورت کو شوہر کے والدین کی طرف سے ملے ہیں، اس کی تین صورتیں ہیں: (1) اگر شوہر کے والدین نے زیورات عورت کے قبضہ میں دیتے وقت مالک بنانے یا ہبہ یا تحفہ دینے کی صراحت کردی تھی ۔(2) تحفہ دینے یا مالک بنانے کی صراحت تو کسی نے بھی قبضہ دیتے وقت نہیں کی تھی، لیکن خاندان کا عرف ہی یہ ہو کہ دیتے وقت مالک ہی بنا دیتے ہیں، تو مذکورہ ان دونوں صورتوں میں لڑکی ان زیورات کی مالکہ ہو جاتی ہے اور سسرال والے اب اس کے مالک نہیں رہتے اور اب ان کا طلاق سے پہلے یا طلاق کے بعد ان زیورات کی واپسی کا مطالبہ کرنا، جائز نہیں ۔(3) پہلی دونوں صورتیں نہ ہوں، بلکہ وہاں کا رواج یہ ہے کہ جب تک نکاح میں لڑکی رہے تو یہ زیورات پہننے کی اسے اجازت ہوتی ہے، لیکن جب طلاق ہو جائے، تو واپس لے لیتے ہوں، تو اس صورت میں وہ زیورات دینے والے کی ملک ہیں ۔وہ لڑکی سے جب بھی واپس لینا چاہیں، تو لے سکتے ہیں ۔امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''چڑھاوے کا اگر عورت کو مالک کر دیا گیا تھا خواہ صراحۃً کہہ دیا تھا کہ ہم نے اس کا تجھے مالک کیا یا وہاں کے رسم و عرف سے ثابت ہو کہ تملیک ہی کے طور پر دیتے ہیں جب تو وہ بھی عورت ہی کی ملک ہے ورنہ جس نے چڑھایا اس کی ملک ہے۔'' (فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ 260، رضا فاونڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



961

بچہ یا بچی معلوم کرنے کے لیے الٹرا ساؤنڈ کروانا

سوال: بچے یا بچی کا معلوم کرنے کے لیے الٹرا ساؤنڈ کروانے کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: محمد اویس خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر حاملہ عورت کو بطور علاج اگر الٹرا ساونڈ کی حاجت ہو تو کسی لیڈی ڈاکٹر سے کروانے کی کوشش کرے اور اس دوران اگر بچہ یا بچی ہونے کا پوچھ لیا تو حرج نہیں۔ بلا وجہ فقط یہ جاننے کے لیے الٹرا ساونڈ کروانا کہ لڑکا ہے یا لڑکی یہ جائز نہیں کہ بغیر شرعی عذر کے ستر کھولنا ہے۔ الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: والنظر إلى العورة حرام إلا عند الضرورة ترجمہ: ستر عورت کو بلا ضرورت دیکھنا حرام ہے۔

(الاختیار لتعلیل المختار، کتاب الکراھیۃ، فصل النظر الی العورۃ، ج4، ص154، مطبعۃ الحلبی، القاھرۃ)

بدائع الصنائع میں ہے: لا يجوز لها أن تنظر ما بين سرتها إلى الركبة إلا عند الضرورة بأن كانت قابلة فلا بأس لها أن تنظر إلى الفرج عند الولادة ترجمہ: ایک عورت کے لیے جائز نہیں کہ دوسری عورت کے ناف سے لے کر گھٹنے تک کے حصے کو دیکھے ہاں جب ضرورت ہو یوں کہ وہ دائیہ ہو تو اب اس کو وقت ولادت دوسری عورت کی شرمگاہ کو دیکھنے میں حرج نہیں۔ (بدائع الصنائع، کتاب الاستحسان، ج5، ص124، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/13 اگست 2023ء



بچوں کی پیدائش میں وقفہ کرنے کا حکم

سوال: بچوں کی پیدائش میں وقفہ کرنا کیسا ہے؟

یوزر آئی ڈی: شاہد بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

بچوں کی پیدائش میں عارضی طور پر انجیکشن، دوائیوں، کنڈم وغیر کے ذریعے وقفہ کرنا جائز ہے کوئی حرج نہیں کیونکہ ان چیزوں کے ذریعے عارضی طور پر اولاد سے رکنا عزل (باہر انزال کرنا) کے حکم میں ہے اور بیوی کی رضامندی سے عزل کرنا جائز ہے البتہ تنگی رزق کے خوف سے اولاد روکنے کے لیے وقفہ نہ کیا جائے کہ یہ توکل کے خلاف ہے۔ مسلم شریف میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: كنا نعزل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فبلغ ذلك نبي الله صلى الله عليه وسلم، فلم ينهنا ترجمہ: ہم دور رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں عزل کرتے تھے؛ پس یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو حضور علیہ السلام نے ہم کو منع نہ فرمایا۔

(صحیح مسلم، باب حکم العزل، رقم الحدیث: 1440، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: وطی کرنے میں اگر انزال باہر کرنا چاہتا ہے تو اس میں اجازت کی ضرورت ہے، اگر عورت حرہ یا مکاتبہ ہے تو خود اسکی اجازت سے اور کنیز بالغہ ہے تو مولی کی اجازت سے۔

(بہار شریعت، جلد2، حصہ7، صفحہ88، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/13 اگست 2023ء



الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

963

حاملہ عورت انتقال کر جائے تو بچہ نکالنے کا حکم

سوال: حاملہ عورت انتقال کر گئی اور اس کے پیٹ میں بچہ ہو تو اسے پیٹ کاٹ کر نکالا جائے گا یا ماں کے ساتھ ہی دفن کر دیا جائے گا؟

یوزر آئی ڈی: زاہد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ بھی مر جائے تو میت کا پیٹ چاک کرنا جائز نہیں بلکہ اسی طرح دفن کرنا لازم ہے اور اگر بچہ پیٹ میں زندہ ہونے کا ظن غالب ہو جیسے بچہ پیٹ میں حرکت کر رہا ہو تو پھر عورت کا پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے گا۔ بدائع الصنائع میں ہے: حامل ماتت فاضطرب فی بطنها ولد فإن كان فی أكبر الرأی أنه حی يشق بطنها لأنا ابتلينا ببليتين فنختار أهونهما وشق بطن الأم الميتة أهون من إهلاك الولد الحی ترجمہ: حاملہ عورت انتقال کر گئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہو تو اگر غالب ظن اس بچے کے زندہ ہونے کا ہو تو اس کے پیٹ کو چاک کر دیا جائے گا اس لیے کہ ہم دو آزمائشوں میں مبتلاء ہوئے تو ہم نے ان میں سے آسان کو اختیار لیا اور مردہ ماں کا پیٹ چاک کرنا زندہ بچے کو ہلاک کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ (بدائع الصنائع فی ترتیب احکام الشرائع، کتاب الاستحسان، جلد5، صفحہ130، دار الکتب العلمیہ)

بہار شریعت میں ہے: عورت مر گئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو بائیں جانب سے پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے اور اگر عورت زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ مر گیا اور عورت کی جان پر بنی ہو تو بچہ کاٹ کر نکالا جائے اور بچہ بھی زندہ ہو تو کیسی ہی تکلیف ہو، بچہ کاٹ کر نکالنا جائز نہیں۔ (بہار شریعت جلد اول حصہ چہارم، صفحہ815، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

اجاره، خرید و فروخت

داڑھی مونڈنے یا مٹھی سے کم کرنے کی اجرت

سوال: ایک مٹھی سے داڑھی کم کرنے اور مونڈنے کی اجرت کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایک مُشت داڑھی رکھنا واجب ہے اور منڈانا یا ایک مٹھی سے کم کروانا دونوں حرام و گناہ ہیں اور حرام کام پر اجرت لینا ناجائز و حرام اور اس سے حاصل ہونے والا مال، مال حرام ہے جس سے پیسے لیے اسے واپس کرنا لازم ہے وہ نہ رہا ہو تو اس کے ورثہ کو دینا لازم ہے اور اگر پتا نہ چلے تو فقیروں پر یہ آمدن صدقہ کرنا ہو گی۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں "حلق کردن لحیہ حرام است و گزاشتن آں بقدر قبضۃ واجب" داڑھی منڈانا حرام ہے اور اور بمقدار ایک مٹھی چھوڑنا واجب ہے۔

(اشعۃ اللمعات، جلد 1، صفحہ 212، مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر)

حرام کام پر اجرت لینے کے حوالے سے صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "ان صورتوں میں اجرت لینا بھی حرام ہے، اگر لے لی ہو تو واپس کرے اور معلوم نہ رہا کہ کس سے اجرت لی تھی، تو اسے صدقہ کردے کہ خبیث مال کا یہی حکم ہے۔"

(بہارِ شریعت، اجارہ فاسدہ کا بیان، جلد 3، صفحہ 144، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 محرم الحرام 1445ھ/4 اگست 2023ء



گائے اور بھینس کا دودھ ملا کر بیچنے کا حکم

سوال: امپورٹڈ نسل کی گائے کا دودھ تھوڑا پتلا ہوتا ہے جس کی مارکیٹ ویلیو کم ہے اس میں کچھ بھینس کا دودھ ملا کر بھینس والے دودھ کے ریٹ پر بیچنا کیسا ہے؟

یوزر آئی ڈی: خان بھائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں ملاوٹ سے آگاہ کر کے دودھ بیچا کہ یہ دودھ مکس ہے تو بیچنے میں حرج نہیں اور اگر ملاوٹ سے آگاہ کیے بغیر دودھ کو بھینس کے دودھ والے ریٹ پر بیچا یا جھوٹ بول کر سارا دودھ بھینس کا بتا کر بیچا تو یہ ناجائز و گناہ ہے کیونکہ یہ دھوکہ اور جھوٹ ہے جو کہ جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ کَذَّاباً؟ فَقَالَ: "لَا" ترجمہ: کیا مسلمان جھوٹ جھوٹا ہو سکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا: نہیں (اہلِ ایمان جھوٹ نہیں بول سکتا)۔ (مؤطا امام مالک، حدیث :3630)

صحیح مسلم میں ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: من غش، فلیس منی ترجمہ: جس نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں۔

(صحیح مسلم، حدیث 284)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 محرم الحرام 1445ھ/17 اگست 2023ء



گندم کو گندم کے بدلے ادھار پر بیچنا کیسا؟

سوال: گندم کو گندم کے بدلے ادھار پر بیچنا کیسا ہے؟

یوزر آئی ڈی: فضل رسول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

گندم کو گندم کے بدلے برابر برابر ہاتھوں ہاتھ بیچنا جائز ہے ادھار پر گندم کے بدلے گندم کا سودا کرنا جائز نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: ''عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ، وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلاً بِمِثْلٍ، یَداً بِیَدٍ، فَمَنْ زَادَ، اَوِ اسْتَزَادَ، فَقَدْ اَرْبٰی، اَلْآخِذُ وَالْمُعْطِیْ فِیْہِ سَوَاءٌ''

ترجمہ: حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جو جو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے، اور نمک نمک کے بدلے برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ بیچا جائے، پس جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سودی معاملہ کیا، اس معاملے میں لینے والا اور دینے والا دونوں برابر ہیں۔

(صحیح مسلم، ص659، حدیث:4064)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/14 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

حلال و حرام

خرگوش حلال ہے یا حرام؟

سوال: کیا خرگوش کھانا حلال ہے؟

یوزر آئی ڈی: چاند بابو گجراتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

خرگوش حلال جانور ہے۔ صحیح بخاری میں ہے: ”عن انس قال انفجنا ارنباً بمر الظھران فسعی القوم فلغبوا فادرکتھا فاخذتھا فاتیت بھا اباطلحۃ فذبحھا و بعث الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بورکھا او فخذیھا قال فخذیھا لا شك فیہ فقبلہ قلت و اکل منہ قال و اکل منہ“ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے مرظہران کے مقام پر خرگوش کو دوڑتے پایا، تو لوگوں نے اسے پکڑنے کی کوشش کی، تو لوگ تھک گئے۔ میں نے اس کو دیکھا تو پکڑلیا۔ میں اس کو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا، تو انہوں نے اس کو ذبح کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس کی سرین یا رانوں کا گوشت بھیجا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس کی رانوں کا گوشت بھیجا، اس میں کوئی شک نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔ میں نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کھایا؟ تو راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کھایا۔ (صحیح البخاری، جلد 1، صفحہ 451، مطبوعہ لاھور)

سیدی اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”خرگوش ضرور حلال ہے۔ اسے حرام جاننا رافضیوں کا مذہب ہے۔ خرگوش کے پنجے ہی ہوتے ہیں۔ کھروالا خرگوش دنیا کے پردہ پر کہیں نہیں۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 322، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/14 اگست 2023ء



درندے جانوروں کے متعلق فقہی قاعدہ

سوال: کیا ہر درندے جانور کو کھانا حرام ہے؟

یوزر آئی ڈی: بلال فیصل بلوانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

درندوں کے حرام ہونے کے متعلق شرعی قاعدہ ہے کہ ہر وہ درندہ جو نوکیلے دانتوں والا ہو اور ان دانتوں سے وہ شکار بھی کرتا ہو تو ایسے درندے حرام ہیں جیسے کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا وغیرہ۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیر'' ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر نوکیلے دانت والے درندے اور پنجے والے پرندے (کو کھانے) سے منع فرمایا۔

(صحیح مسلم، ج2، ص147، مطبوعہ کراچی)

جوہرہ نیرہ میں ہے: ''(لایجوز اکل کل ذی ناب من السباع ولاذی مخلب من الطیر) المراد من ذی الناب ان یکون لہ ناب یصطاد بہ وکذا من ذی المخلب'' ترجمہ: ''نوکیلے دانت والے درندوں اور پنجوں والے پرندوں کا کھانا، جائز نہیں ہے'' اور نوکیلے دانتوں سے مراد یہ کہ اُس کے ایسے نوکیلے دانت ہوں، جن سے وہ شکار کرتا ہو اور اسی طرح پنجوں سے مراد یہ ہے کہ اُن سے وہ پرندہ شکار بھی کرتا ہو۔

(الجوھرۃ النیرۃ، ج2، ص265، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/10 اگست 2023ء



بگلا حلال ہے یا حرام؟

سوال: کیا بگلا کھانا حلال ہے؟

یوزر آئی ڈی: وحید گل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بگلا کھانا حلال ہے۔ مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفی رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ طوطا، ہدہد، بگلا، خرگوش حلال ہیں یا نہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً تحریر فرمایا: سب حلال ہیں۔

(فتاوی مفتی اعظم، جلد 5، صفحہ 109، شبیر برادرز لاہور)

قانونِ شریعت میں ہے: تیتر، بٹیر، مرغ، کبوتر، ہریل، مینا، فاختہ، چرخی، بن مرغی، کالک، ہر قسم کی بط، بگلا، سارس، کلنگ، جانگھل، قواری، چہاکیمر، گھونگھل، وابل حلال ہیں۔"

(قانونِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ 375، ممتاز اکیڈمی، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 محرم الحرام 1445ھ/17 اگست 2023ء



حلال جانور کی تلی کھانے کا حکم

سوال: حلال جانور کی تلی کھانے کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی چینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حلال جانور کی تلی کھانا بالکل جائز ہے۔ مشکاۃ المصابیح میں ہے: عن ابن عمر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: احلت لنا میتتان ودمان: المیتتان: الحوت والجراد والدمان: الکبد والطحال. ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لیے دو مردہ چیزیں اور دو خون حلال کئے گئے ہیں، دو مردار مچھلی اور ٹڈی ہے، جبکہ دو خون جگر اور تلی ہیں۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الصید والذبائح، الحدیث 4132)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 محرم الحرام 1445ھ/17 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

971

دریا، ڈیم کے پانی میں مرنے والی مچھلیوں کا حکم

سوال: جو مچھلی ڈیم کے پانی کے اندر مر جائے تو اس کی حلت و حرمت کے حوالے سے کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: سید کفایت حسین بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پانی کی گرمی سردی سے یا مچھلیاں پکڑنے کے لیے کوئی چیز ڈالی جس سے مچھلیاں مر گئیں تو یہ مچھلیاں حلال ہیں کیونکہ جو مچھلی طبعی موت نہ مرے بلکہ پانی کی گرمی، سردی، یاخشک ہونے کے سبب مر جائے وہ حلال ہے البتہ گر مچھلی گل سڑ جائے تو اس کا کھانا حلال نہیں۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: پانی کی گرمی یا سردی سے مچھلی مر گئی یا مچھلی کو ڈورے میں باندھ کر پانی میں ڈال دیا اور مر گئی یا جال میں پھنس کر مر گئی یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال دی جس سے مچھلیاں مر گئیں اور یہ معلوم ہے کہ اوس چیز کے ڈالنے سے مریں یا گھڑے یا گڑھے میں مچھلی پکڑ کر ڈال دی اور اوس میں پانی تھوڑا تھا اس وجہ سے یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے مر گئی ان سب صورتوں میں وہ مری ہوئی مچھلی حلال ہے۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 327، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جو گوشت سڑ گیا، بدبو لے آیا اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ نجس نہیں۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 398، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 محرم الحرام 1445ھ/17 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

سیرت

مولی علی رضی اللہ عنہ کی ایک کرامت

سوال: مولی علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سنا ہے کہ آپ گھوڑے پر سوا ہوتے ہوتے مکمل قرآن پاک کی تلاوت فرمالیتے تھے یہ کیسے ممکن ہے جب کہ قرآن پاک کو آہستہ آہستہ پڑھنے کا حکم ہے؟ یوزر آئی ڈی: ناصر علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

عادتاً اتنے وقت میں مکمل قرآن پاک کی تلاوت ممکن نہیں لیکن سیدنا مولی علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ کی یہ کرامت تھی اور کرامت کہتے ہی اس کام کو ہیں جو خلاف عادت کسی ولی سے ظاہر ہو لہذا یہ بعید نہیں کہ اتنے سے وقت میں مولی علی رضی اللہ عنہ قرآن پاک کی ترتیل کے ساتھ تلاوت کرلیں۔ شواہد النبوۃ میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم جب سُواری کرتے وقت گھوڑے کی رِکاب میں پاؤں رکھتے تو تلاوتِ قراٰن شروع کرتے اور دوسری رِکاب میں پاؤں رکھنے سے پہلے پورا قراٰنِ مجید ختم فرمالیتے۔ (شواہدُ النّبوۃ صفحہ 212)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: نبی سے جو بات خلافِ عادت قبلِ نبوّت ظاہر ہو، اُس کو اِرہاص کہتے ہیں اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو، اس کو کرامت کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو صادر ہو، اُسے معونت کہتے ہیں اور بیباک فجّار یا کفّار سے جو اُن کے موافق ظاہر ہو، اُس کو اِستدراج کہتے ہیں اور اُن کے خلاف ظاہر ہو تو اہانت ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 60، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/10 اگست 2023ء



حضور ﷺ کی حسنین کریمین سے محبت کی ایک مثال

سوال: کیا حضور ﷺ حسنین کریمین رضی اللہ عنہا کو سونگھا کرتے تھے؟

یوزر آئی ڈی: حافظ نبیل رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

جی ہاں حضور ﷺ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو سونگھا کرتے اور فرماتے یہ دونوں میرے پھول ہیں۔ المعجم الکبیر میں ہے: عن أبي أيوب الأنصاري رضی الله عنه قال : دخلت على رسول الله ﷺ والحسن والحسين (رضی الله عنهما) يلعبان بين يديه أو فی حجره، فقلت : يا رسول الله صلى الله عليك وسلم أتحبهما ؟ فقال : و كيف لا أحبهما وهما ريحانتي من الدنيا أشمهما ترجمہ: حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن و حسین رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم : کیا آپ ﷺ ان سے محبت کرتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ میرے گلشن دُنیا کے یہی تو دو پھول ہیں جن کی مہک کو سونگھتا رہتا ہوں۔

(. طبراني، المعجم الكبير، 4 : 155، رقم: 3990)

بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا یعنی حسن و حسین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دُنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

(بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ، ۳/۴۳۴، حدیث: ۵۵۳۵)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 محرم الحرام 1445ھ/12 اگست 2023ء



974

امام حسن رضی اللہ عنہ کے 100 کے قریب نکاح

سوال: کیاامام حسن رضی اللہ عنہ نے 100 کے قریب شادیاں کی تھیں؟

یوزر آئی ڈی: راؤ فیضان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

تاریخ کی مستند کتب میں یہ بات مروی ہے کہ سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ نے 100 کے قریب شادیاں کیں اور ایک وقت میں چار عورتیں آپ کے نکاح میں رہیں چار سے زائد ایک وقت میں نہیں رہیں۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت حضرت صدر الافاضل سیّد محمد نعیم الدین مرآد آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: صحیح اور معتبر ذرائع سے یہ معلوم ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کثیر التزوج تھے اور آپ نے سو (100) کے قریب نکاح کیے اور طلاقیں دیں۔ اکثر ایک دو شب ہی کے بعد طلاق دے دیتے تھے اور حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم بار بار اعلان فرماتے تھے کہ امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کی عادت ہے، یہ طلاق دے دیا کرتے ہیں، کوئی اپنی لڑکی ان کے ساتھ نہ بیاہے۔ مگر مسلمان بیبیاں اور ان کے والدین یہ تمنا کرتے تھے کہ کنیز ہونے کا شرف حاصل ہو جائے اسی کا اثر تھا کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ جن عورتوں کو طلاق دے دیتے تھے۔ وہ اپنی باقی زندگی حضرت امام رضی اللہ تعالی عنہ کی محبت میں شیدایانہ گزار دیتی تھیں اور ان کی حیات کا لمحہ لمحہ حضرت امام رضی اللہ تعالی عنہ کی یاد اور محبت میں گزرتا تھا۔ (تاریخ الخلفاء، باب الحسن بن علی بن ابی طالب صفحہ نمبر 151) ایسی حالت میں یہ بات بہت بعید ہے کہ امام کی بیوی حضرت امام کے فیضِ صحبت کی قدر نہ کرے اور یزید پلید کی طرف ایک طمع فاسد سے امام جلیل رضی اللہ تعالی عنہ کے قتل جیسے سخت جرم کا ارتکاب کرے۔

(سوانح کربلا، صفحہ 101-102، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/14 اگست 2023ء



سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک

سوال: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک کیا تھی؟ایک عالم نے 250 سال بتائی۔

یوزر آئی ڈی: راؤ فیضان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک ساڑھے تین سو(350) سال جبکہ بعض روایات کے مطابق 250 سال تھی۔اور سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے تابعی اور حضور سید عالم ﷺ کے صحابی ہیں۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: زُہدو قناعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانے والے، تقویٰ اور پرہیز گاری کے پھولوں کو اپنے دامن پر سجانے والے، حضرتِ سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے تابعی اور رحمتِ عالم، نورِ مجسّم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ہونے کا اعزاز حاصل کرنے والے مشہور صحابیِ رسول، سلمانُ الخَیر حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ (مراۃ المناجیح، جلد8، صفحہ522 ملخصاً)

معرفۃ الصحابہ میں ہے: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ساڑھے تین سو سال (جبکہ بعض روایات کے مطابق اڑھائی سو سال) کی طویل عمر پائی۔

(معرفۃ الصحابہ، ج2، ص455)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/14 اگست 2023ء



الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن
976

سب سے آخر میں دنیا سے جانے والے صحابی

سوال: سب سے آخر میں وصال فرمانے والے صحابی رسول کا نام کیا ہے؟

یوزر آئی ڈی: راؤ فیضان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

سیدنا عامر بن واثلہ لیثی کتانی رضی اللہ عنہ سب سے آخر میں اس دنیا سے رخصت ہوئے ان کے جانے کے بعد روئے زمین پر کوئی صحابی باقی نہ رہے۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: آپ کا نام عامر ابن واثلہ ہے، لیثی، کتانی ہیں، کنیت ابو طفیل آٹھ سال حضور علیہ السلام کی خدمت میں رہے سن 102 ھجری میں مکہ معظمہ میں انتقال فرمایا، روئے زمین پر آپ ہی --- آخری صحابی --- ہیں جن کی وفات پر صحابیت ختم ہوئی (مرقات)

(مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 5، صفحہ 96، ایپ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ
انتظار حسین مدنی کشمیری
26 محرم الحرام 1445ھ/14 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

بوقت نکاح ور خصتی سیدہ عائشہ کی عمر مبارک

سوال: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے وقت کتنی عمر تھی؟

یوزر آئی ڈی: حافظ نور محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ، طیبہ، طاہرہ، رضی اللہ عنہا کی بوقت نکاح چھ سال عمر تھی جبکہ رخصتی کے وقت عمر نو سال تھی۔ بخاری شریف میں سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: توفيت خديجة قبل مخرج النبي صلى الله عليه وسلم إلى المدينة بثلاث سنين، فلبث سنتين او قريبا من ذلك ونكح عائشة وهي بنت ست سنين، ثم بنى بها وهي بنت تسع سنين ترجمہ: خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کو ہجرت سے تین سال پہلے ہو گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی وفات کے تقریباً دو سال بعد عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی جب رخصتی ہوئی تو وہ نو سال کی تھیں۔

(صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، 44. بَابُ تَزْوِيجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَقُدُومُهَا الْمَدِينَةَ وَبِنَاؤُهُ بِهَا، الحدیث 3896)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/13 اگست 2023ء



کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حلواء پسند تھا؟

سوال: کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حلواء پسند تھا؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

الحلواء کا معنی میٹھی چیز کے ہیں اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میٹھا پسند تھا اور روایات میں اس کا ذکر موجود ہے۔ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میٹھا اور شہد پسند فرماتے تھے۔

(بخاری، ج3، ص536، حدیث: 5431)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مراۃ المناجیح میں ارشاد فرماتے ہیں: ایک حدیث میں ہے مؤمن میٹھا ہوتا ہے اور مٹھائی پسند کرتا ہے۔ حلوے (الحلواء) میں ہر میٹھی چیز داخل ہے حتیٰ کہ شربت اور میٹھے پھل اور عام مٹھائیاں اور عرفی حلوہ۔ مروّجہ حلوہ سب سے پہلے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنایا (اور) حضورِ انور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جس میں آٹا گھی اور شہد تھا حضورِ انور نے بہت پسند کیا۔

(مراۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 6، صفحہ 19، شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 محرم الحرام 1445ھ/17 اگست 2023ء



الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
979

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی

سوال: سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی تھی؟

یوزر آئی ڈی: محسن رؤوف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔ اسد الغابہ میں ہے: حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو جمعۃ المبارک کے دن 35 ہجری حج کے مہینے میں شہید کیا گیا۔ حضرت جُبَیْرْ بن مُطْعِمْ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جنّتُ البَقِیْع میں دفن کئے گئے۔

(اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ۳ / ۶۱۶-۶۱۴ ملخصاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 محرم الحرام 1445ھ/17 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سن کر درود پاک پڑھنے کا حکم

سوال: کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام سن کر درود پاک پڑھنا ضروری ہے؟

یوزر آئی ڈی: مرسل علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرتے یا سنتے وقت درود پاک پڑھنا واجب ہے اور اگر ایک ہی مجلس میں بار بار تذکرہ ہو تو پہلی مرتبہ واجب ہے اور ہر مرتبہ پڑھ لینا مستحب ہے۔ جامع ترمذی میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغم أنف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی ناک خاک آلود ہو، جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرود نہ بھیجے۔

(جامع ترمذی، ج02، ص193، مطبوعہ ملتان)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: عمر میں ایک بار دُرود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں دُرود شریف پڑھنا واجب، خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار دُرود شریف پڑھنا چاہیے، اگر نام اقدس لیا یا سُنا اور دُرود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ537، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



جائز و ناجائز

بچی کے بال کاٹنے اور مونڈنے کا حکم

سوال: ہونٹوں کے نیچے بچی کے بال داڑھی کا حصہ ہیں یا نہیں اور انہیں کاٹنے یا مونڈنے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: محمد عامر عطاری

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بچی کے بال داڑھی میں ہی شامل ہیں اور انہیں کاٹنا یا مونڈنا بدعت و ناجائز و گناہ ہے ہاں اگر یہ بال اتنے بڑھ جائیں کہ کھانے پینے میں رکاوٹ بنیں تو بقدر ضرورت کاٹنے میں شرعا حرج نہیں۔ فتاوی یورپ میں ہے: "داڑھی بچہ جس کو عربی میں عنفقہ کہا جاتا ہے، وہ داڑھی ہی کا ایک اہم حصہ ہے، اس کا حلق وقصر ویسا ہی حرام ہے جیسا داڑھی کا اور اس کے ارد گرد لبِ زیریں کے کھر درے بالوں کو اکھیڑنا یا مونڈنا بھی بدعتِ مکروہہ (حرام) ہے۔"

(فتاوی یورپ، کتاب الحظر والاباحۃ، صفحہ 535، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)

بچی کے بال حد سے زیادہ بڑھ جانے پر کتروانے کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: "ہاں اگر یہاں بال اس قدر طویل وانبوہ ہوں کہ کھانا کھانے، پانی پینے، کلی کرنے میں مزاحمت کریں، تو ان کا قینچی سے بقدرِ حاجت کم کر دینا روا ہے۔ خزانۃ الروایات میں تاتارخانیہ سے ہے: "یجوز قص الاشعار التی کانت من الفنیکین اذا زحمت فی المضمضۃ اوالاکل اوالشرب" (ترجمہ: زیریں لب کے دونوں کناروں کے بال کترنے جائز ہیں، جبکہ کلی کرنے اور کھانے پینے میں رکاوٹ ہوں۔) یہ روایت بھی دلیل واضح ہے کہ بغیر اس مزاحمت کے ان بالوں کا کترنا بھی ممنوع ہے، نہ کہ مونڈنا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 599، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 محرم الحرام 1445ھ / 4 اگست 2023ء



میوزیکل قومی ترانے اور نغمے سننے کا حکم

سوال: چودہ اگست کے موقع پر ترانے، نغمے سنے جاتے ہیں جن میں میوزک بھی ہوتا ہے ان کا سننا کیسا؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مروجہ قومی ترانے، نغمے وغیرہ سننا جن میں میوزک ہو ناجائز و حرام ہے کیونکہ یہ میوزک، موسیقی سے خالی نہیں ہوتے اور موسیقی حرام ہے۔ مسند امام احمد بن حنبل میں ہے: "عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ بعثنی رحمۃ للعالمین وھدی للعالمین، وامرنی ربی بمحق المعازف والمزامیر والاوثان والصلب" ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میرے رب نے مجھے دونوں جہانوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور میرے رب نے مجھے بانسری اور گانے باجے کے آلات، بت اور صلیب توڑنے کا حکم دیا ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، حدیث ابو امامہ باھلی، جلد 36، صفحہ 640، مؤسسۃ الرسالہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: یہ گانے باجے کہ ان بلاد میں معمول ورائج ہیں بلاشبہ ممنوع وناجائز ہیں،

(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 280-281، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/10 اگست 2023ء



الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
983

پتنگ بازی کرنے کا حکم

سوال: پتنگ بازی کرنے کا کیا حکم ہے جائز ہے یا ناجائز؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی چینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پتنگ بازی ناجائز و گناہ ہے کیونکہ اس میں بہت سے غیر شرعی کاموں کا ارتکاب ہو رہا ہوتا ہے جیسے وقت کا ضیاع، پتنگ لڑانا، لوٹنا وغیرہ غیر شرعی افعال پر مشتمل نہ بھی ہو تو بھی مطلقا ممنوع ہے۔ سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: کنکیا (یعنی پتنگ) اُڑانے میں وَقت (اور) مال کا ضائع کرنا ہوتا ہے، یہ بھی گناہ ہے اور گناہ کے آلات کنکیا (یعنی پتنگ)، ڈور بیچنا بھی منع ہے۔

(فتاوٰی رضویہ، جلد24، صفحہ 659، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مزید فرماتے ہیں: کنکیا (کَن۔ کَیّا۔ یعنی پتنگ) لوٹنا حرام، اور خود آکر گرجائے تو اُسے پھاڑ ڈالے، اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کی ہے تو ڈور کسی مِسکین کو دے دے کہ وہ کسی جائز کام میں صَرف (یعنی کوئی جائز استعمال) کرلے، اور خود مِسکین ہو تو اپنے صَرف (یعنی استعمال) میں لائے، پھر جب معلوم ہو کہ فُلاں مُسلم کی ہے اور وہ اس تصدُّق یا اس مسکین کے اپنے صَرف پر راضی نہ ہو تو دینی آئے گی اور کنکیا (یعنی پتنگ) کا مُعاوضہ بہرحال کچھ نہیں۔ (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید لکھتے ہیں:) کنکیا (یعنی پتنگ) اُڑانا منع ہے اور لڑانا گناہ۔

(فتاوٰی رضویہ، جلد24، صفحہ 660، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 محرم الحرام 1445ھ/12 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

مانگنے والے فقیروں میں سے کسے دینا جائز و ناجائز

سوال: گھروں پر جو فقیر مانگنے آتے ہیں ان میں کس کو دے سکتے ہیں اور کس کو نہیں دے سکتے کیسے پتہ چلے؟

یوزر آئی ڈی: خالد محمود عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پیشہ ور فقیروں کو کچھ دینا ناجائز و حرام ہے جو دکھنے میں تندرست، کمانے کے لائق ہو اسے نہیں دے سکتے اور جو مستحق نظر آئے اسے دے سکتے ہیں۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "جو اپنی ضروریات شرعیہ کے لائق مال رکھتا ہے یا اس کے کسب پر قادر ہے اُسے سوال حرام ہے اور جو اس مال سے آگاہ ہو اُسے دینا حرام، اور لینے اور دینے والا دونوں گنہگار و مبتلائے آثام۔ صحاح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "لاتحل الصدقۃ لغنی ولذی مرۃ سوی ترجمہ: صدقہ حلال نہیں ہے کسی غنی کے لیے، نہ کسی تندرست کے لیے۔

(ملخص از فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 306،307، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مزید ایک جگہ فرماتے ہیں: قوی تندرست قابل کسب جو بھیک مانگتے پھرتے ہیں ان کو دینا گناہ ہے کہ ان کا بھیک مانگنا حرام ہے اور ان کو دینے میں اس حرام پر مدد، اگر لوگ نہ دیں تو جھک ماریں اور کوئی پیشہ حلال اختیار کریں۔ در مختار میں ہے: لایحل ان یسأل شیئا من القوت من لہ قوت یومہ بالفعل او بالقوۃ کالصحیح المکتسب ویأثم معطیہ ان علم بحالہ لاعانتہ علی المحرم" یہ حلال نہیں کہ آدمی کسی سے روزی وغیرہ کا سوال کرے جبکہ اس کے پاس ایک دن کی روزی موجود ہو یا اس میں اس کے کمانے کی طاقت موجود ہو، جیسے تندرست کمائی کرنے والا، اور اسے دینے والا گنہگار ہوتا ہے اگر اس کے حال کو جانتا ہے کیونکہ حرام پر اس نے اس کی مدد کی۔

(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 463،464، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/11 اگست 2023ء



الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
985

اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں

سوال: اللہ پاک کے نافرمانی والے کاموں میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں اس حوالے سے حدیث پاک بیان کر دیں۔

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

سنن ترمذی میں ہے: عن ابن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ﴿السمع والطاعة على المرء المسلم فيما احب و كره، ما لم يؤمر بمعصية، فإن امر بمعصية، فلا سمع عليه ولا طاعة﴾، قال ابو عيسى: وفى الباب، عن على، وعمران بن حصين، والحكم بن عمرو الغفارى، وهذا حديث حسن صحيح. ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تک معصیت کا حکم نہ دیا جائے مسلمان پر سمع و طاعت لازم ہے خواہ وہ پسند کرے یا ناپسند کرے، اور اگر اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ اس کے لیے سننا ضروری ہے اور نہ اطاعت کرنا“

(سنن ترمذی، کتاب الجهاد عن رسول اللہ ﷺ، باب مَا جَاءَ لاَ طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ، حدیث 1707)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ
انتظار حسین مدنی کشمیری
26 محرم الحرام 1445ھ/11 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

986

ذکر اللہ کے ساتھ تالیاں بجانا

سوال: ایک ویڈیو دیکھی جس میں لوگ ذکر اللہ کر رہے ہیں اور ساتھ تالیاں بھی بجا رہے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: امیر حمزہ چیمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ذکر اللہ کرنے کا یہ طریقہ درست نہیں کیونکہ تالیاں بجانا منع ہے کیونکہ یہ غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔

اللہ رب العزت قرآن پاک میں غیر مسلموں کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: وَ مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَیْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِیَةً ترجمہ کنزالایمان: اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی۔ اس آیت کے تحت صراط الجنان میں ہے: تفسیرِ کبیر میں ہے: حضرتِ سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ (غیر مسلم) قریش برہنہ (بے لباس) ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے۔ (تفسیر صراط الجنان، پ9، الانفال، تحت الآیۃ35)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالی بہار شریعت میں فرماتے ہیں: ناچنا، تالی بجانا۔۔۔۔ناجائز ہیں۔ (بہار شریعت، جلد3، صفحہ511، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/14 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

نعت خوانوں پر پیسے اڑانے کا حکم

سوال: نعت خواں پر نوٹ پھینکنا کیسا ہے؟

یوزر آئی ڈی: راؤ فیضان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نعت خوانوں پر پیسے اڑانا منع ہے کیونکہ یہ رزق کی بے حرمتی ہے۔ سیدی امام اہلسنت، امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: پیسہ پھینکنا یا ہوا میں اڑانا منع ہے کیونکہ پیسہ رزق ہے اور رزق کی بے حرمتی جائز نہیں ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 520، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

26 محرم الحرام 1445ھ/14 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

لوگوں کے سامنے گھٹنے ننگے رکھنے کا حکم

سوال: لنگی سے گھٹنے نظر آتے ہیں کیا یہ گناہ ہے؟

یوزر آئی ڈی: عبدالرحمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

گھٹنا ستر میں داخل ہے اسے لوگوں کے سامنے ظاہر کرنا، ناجائز و حرام ہے کسی کے گھٹنے کی طرف بلا ضرورت کسی مرد و عورت کے لیے نظر کرنا جائز نہیں۔ ہدایہ میں ہے: ’’وینظر الرجل من الرجل الی جمیع بدنہ الا ما بین سرتہ الی رکبتیہ‘‘ ترجمہ: ایک مرد دوسرے مرد کی ناف سے لے کر گھٹنے تک کے علاوہ تمام بدن کو دیکھ سکتا ہے۔

(الہدایہ، کتاب الکراہیۃ، فصل فی الوطء والنظر والمس، جلد 4، صفحہ 419، مطبوعہ دار الکتب العمیہ، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔

(بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ 311، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/13 اگست 2023ء



بچے کے کانوں میں اذان واقامت کہنے کی وجہ

سوال: بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنے کی کیا وجہ ہے؟

یوزر آئی ڈی: فرحان پختون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بچہ پیدا ہونے پر کانوں میں اذان واقامت کہنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں اللہ پاک کا نام پڑے اور اس کی برکت سے بچّے کی شیطانی خلل اور مرگی نیز مختلف قسم کی بیماریوں اور بلاؤں سے حفاظت ہوتی ہے اس لیے بچے کے کانوں میں اذان واقامت کہی جاتی ہے۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ''جب بچّہ پیدا ہو فوراً سیدھے کان میں اذان، بائیں میں تکبیر (اقامت) کہے کہ خَلَلِ شیطان واُمُّ الصِّبْیان سے بچے۔'' (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ 452، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہارِ شریعت میں ہے: ''جب بچّہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس کے کان میں اذان واقامت کہی جائے اذان کہنے سے اِنْ شَآءَاللہ تعالیٰ بلائیں دور ہو جائیں گی۔''

(بہارِ شریعت، جلد3، صفحہ 355، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



گانے کی طرز پر نعتیں پڑھنے اور سننے کا حکم

سوال: گانے کی طرز پر نعتیں پڑھنا اور سننا کیسا ہے؟

یوزر آئی ڈی: بنت عباس علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نعت کو ایسے مشہور و معروف گانے کی طرز پر پڑھنا کہ نعت سُنتے ہی فوراً ذہن اس گانے کی طرف چلا جائے اس سے بچنا چاہیے اور اگر کبھی اِتفاقاً طرز میں کچھ مُماثلت ہو بھی جائے تو نعت خواں کو چاہیے کہ تھوڑی بہت تبدیلی کرلے۔ فی زمانہ یہ اِمتیاز کرنا بہت مشکل ہے کہ نعت گانے کی طرز پر پڑھی جارہی ہے یا گانا نعت کی طرز پر گایا جارہا ہے، اَلبتہ پہلے والی طرزوں میں پڑھی جانے والی نعتوں میں جو رِقَّت اور سوز و گداز ہوا کرتا تھا وہ اب نئے انداز پر پڑھی جانے والی نعتوں میں نہیں ہے۔ بہر حال موجودہ دور میں سب نعتیں گانوں کی طرز پر پڑھی جاتی ہوں یہ ضَروری نہیں کیونکہ یہ بھی تو ممکن ہے کہ گلوکار نعتوں کی طرز پر گانے گاتے ہوں لہٰذا موجودہ دور میں پڑھی جانے والی سب نعتوں کو گانوں کی طرز پر کہنا اور نعتیں سننے سے بچنا یا بچنے کے لیے کہنا خود کو نعت خوانی کی بَرکتوں سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو نعت خوانی سے متنفر بھی کر سکتا ہے۔ نعتوں کے گانوں کی طرز پر ہونے کے وَساوِس بھی انہیں کو آئیں گے جو گانے سُننے کے شوقین ہوں گے، جو سرے سے گانے ہی نہیں سُنتے ان کے لیے ہر طرز نعت ہی کی طرز ہوگی، لہٰذا اِن وَساوِس کی بِنا پر نعتیں سننا چھوڑنے کے بجائے گانے چھوڑنے میں عافیت ہے۔ نعت شریف پڑھنے اور سُننے والا سرکار ﷺ کی تعریف و توصیف ہی کی نیت سے اسے پڑھتا اور سُنتا ہے، نہ اس لیے کہ وہ کسی گانے کی طرز پر ہے۔

(ماخوذ از: نعت خوانی کے متعلق سوال و جواب، صفحہ 10، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
991
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

کنپٹی پر موجود داڑھی کے بال کاٹنا

سوال: کنپٹی پر جو داڑھی کے بال ہوتے ہیں انہیں کاٹ سکتے ہیں یا نہیں؟

یوزر آئی ڈی: اسامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

داڑھی کی حد کو آسان سے آسان الفاظ میں یوں سمجھ لیں کہ داڑھی قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، جبڑوں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عرضا اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص اپنے کانوں کے برابر والے بالوں میں سے وہ بال چھوٹے کرواتا ہے کہ جو قلموں سے نیچے کنپٹیوں پر ہیں ، تو وہ گنہگار ہوگا کیونکہ یہ بال داڑھی کا حصہ ہیں ،داڑھی کے بالوں کو لمبائی اور چوڑائی دونوں طرح سے ایک مشت پوری ہونے سے پہلے تھوڑا یا زیادہ کاٹنا ناجائز ہے ۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: داڑھی قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، جبڑوں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عرضاً اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ میں ہوتا ہے جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر رونگٹے ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارج ہیں یونہی گالوں پر جو خفیف بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخل نہیں۔ یہ بال قدرتی طور پر موئے ریش سے جدا ممتاز ہوتے ہیں اس کا مسلسل راستہ جو قلموں کے نیچے سے ایک مخروطی شکل پر جانب ذقن جاتا ہے یہ بال اس راہ سے جدا ہوتے ہیں نہ ان میں موئے محاسن کے مثل قوت نامیہ۔ ان کے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی پرورش باعث تشویہ خلق و تقبیح صورت (یعنی چہرے کی بدصورتی وبدنمائی کا باعث) ہوتی ہے جو شرعاً ہرگز پسندیدہ نہیں۔ غرائب میں ہے : كان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما یقول للحلاق بلغ العظمین فانهما منهى اللحية يعفى حدها ولذلك سميت لحية لان حدها اللحى ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنھما حجام سے فرمایا کرتے تھے کہ دو ہڈیوں تک پہنچ جا، کیونکہ وہ دونوں داڑھی کی حدود (یعنی آخری حصہ ہیں. اس لئے داڑھی کو "لحیہ" کہا گیا ہے کیونکہ اس کی حدود جبڑے (اللحی) تک ہیں۔

(فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ 596 ،رضافاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

992

ہاتھوں، پاؤں میں بلاوجہ دھاگے باندھنا

سوال: کسی دربار کے دھاگے ڈوریاں، پاؤں، بازو میں پہننے کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: جنید رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

بغیر کسی غرض صحیح کے درباروں کے دھاگے ہاتھ میں باندھنا فضول و مکروہ عمل ہے۔ مجمع الانہر میں ہے: " (والرتم) وهو الخيط الذي يعقد على الأصبع لتذكر الشيء (لا بأس به)؛ لأنه ليس بعبث لما فيه من الغرض الصحيح وهو التذكر عند النسيان أما شد الخيوط والسلاسل على بعض الأعضاء فإنه مكروه لكونه عبثا محضا أو حاصله أن كل ما فعل على وجه التجبر فهو مكروه وبدعة وما فعله لحاجة وضرورة لا يكره وهما نظير التربع في الجلوس والاتكاء" ترجمہ: رتم یعنی وہ دھاگا جو کسی چیز کو یاد رکھنے کے لیے باندھا اس میں حرج نہیں؛ کیونکہ یہ عبث نہیں کہ اس میں غرض صحیح ہے اور وہ یہ کہ بھول جانے پر یاد آجائے، بہر حال بعض اعضا میں دھاگے اور زنجیریں باندھنا تو وہ مکروہ ہے کہ وہ عبث محض ہے یا اس کا حاصل یہ ہے کہ ہر وہ فعل جو تکبر کے طور پر ہو تو وہ مکروہ و بدعت ہے اور جو کسی حاجت و ضرورت کی وجہ سے ہو وہ مکروہ نہیں اور یہ دونوں بیٹھنے میں تربع (چار زانوں بیٹھنے) اور تکیہ لگانے کی مثل ہیں۔

(مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، جلد 2، صفحہ 538، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

مرد کا ہاتھوں میں کڑے پہننا

سوال: مردوں کا کسی دربار سے کڑے لے کر ہاتھوں میں پہننے کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: جنید رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مرد کے لیے کسی بھی دھات کا کڑا پہننا، ناجائز و حرام ہے۔ سیدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن مرد کے لیے ریشم کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے کا حکم مکروہ تحریمی بیان کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: "بعینہٖ یہی حکم ان سب چیزوں کا ہے جن کا پہننا ناجائز ہے، جیسے ریشمیں کمربند یا مغرق ٹوپی یا وہ کپڑا جس پر ریشم یا چاندی یا سونے کے کام کا کوئی بیل بُوٹا چار انگل سے زیادہ عرض کا ہو یا ہاتھ خواہ پاؤں میں تانبے سونے چاندی پیتل لوہے کے چھلّے یا کان میں بالی یا بُندا یا سونے خواہ تانبے پیتل لوہے کی انگوٹھی اگرچہ ایک تار کی ہو یا ساڑھے چار ماشے چاندی یا کئی نگ کی انگوٹھی یا کئی انگوٹھیاں اگرچہ سب مل کر ایک ہی ماشہ کی ہوں کہ یہ سب چیزیں مردوں کو حرام و ناجائز ہیں اور ان سے نماز مکروہ تحریمی۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 7، صفحہ 307، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

دم کیا ہوا دھاگہ، ڈوری ہاتھ میں باندھنا

سوال: دم کیا ہوا دھاگہ تعویذ ہاتھوں، پاؤں میں باندھنے کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: جنید رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

دم کیا ہوا دھاگہ، ڈوری وغیرہ ہاتھوں، پاؤں میں باندھنا بالکل جائز ہے اور اس کا ثبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مبارکہ ہے جو کہ معرفۃ الصحابہ میں مذکور ہے: "عن ابن ثعلبة، أنه أتى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: يا رسول الله، ادع الله لي بالشهادة، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ائتني بشعرات قال: فأتاه، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: «اكشف عن عضدك» قال: فربطه في عضده، ثم نفث فيه، فقال: اللهم حرم دم ابن ثعلبة على المشركين المنافقين" ترجمہ: حضرت ابن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل سے میرے لیے شہادت کی دعا کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نے فرمایا میرے پاس چند بال لاؤ۔ وہ بال لائے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اپنی کلائی کھولو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کلائی پر یہ بال باندھ دیئے۔ پھر اس میں پھونک ماری۔ پھر فرمایا: اے اللہ عزوجل! ابن ثعلبہ کا خون مشرکین ومنافقین پر حرام فرمادے۔

(معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، جلد6، صفحہ 3056، ریاض)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ / 19 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

بن بلائے کسی کی دعوت پے جانے کا حکم

سوال: بن بلائے شخص کا دعوت پے جانا کیسا؟

یوزر آئی ڈی: امتیاز احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

بن بلائے کسی دعوت پے جانا جائز نہیں اور جس کے ہاں گئے اس کے لیے اختیار ہے چاہے تو اسے کھانا کھلا دے چاہے تو باہر نکال دے البتہ اسے کھانا کھلا دینا بہتر و مستحب عمل ہے جبکہ کوئی شرعی ممانعت نہ ہو۔ بن بلائے دعوت پے جانے کے متعلق سنن ابی داؤد میں ہے: عن عبد اللہ بن عمر: قال رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم : من دعی فلم یجب فقد عصی اللہ و رسولہ، و من دخل علی غیر دعوۃ دخل سارقا و خرج مغیرا

ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: جس کو دعوت دی گئی اور اس نے قبول نہ کی اس نے اللہ و رسول (عزوجل و صلّی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم) کی نافرمانی کی اور جو بغیر بلائے گیا وہ چور ہو کر گھسا اور لٹیرا بن کر نکلا۔

(سنن أبي داود، باب ماجاء فی اجابة الدعوة، ج5، ص569، دار الرسالة العالمیه)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/10 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ
AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY
قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

996

کون ساغصہ حرام ہے؟

سوال: کیا غصہ حرام ہے؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی سینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مطلقا غصہ آنا حرام نہیں کیونکہ یہ ایک فطرتی امر ہے کہ غصہ آجاتا ہے لیکن غصے کا بے جا استعمال برا ہے اور اگر غصے میں غیر شرعی کام کا ارتکاب کرلیں تو یہ غصہ ناجائز وحرام ہے۔ باطنی بیماریوں کی معلومات میں الحدیقۃ الندیہ کے حوالے سے ہے: غضب للنفس (نفس کے لیے غصہ) مذموم ہے۔ مطلق غصہ مذموم وبرا نہیں بلکہ ایک لازمی امر ہے کیونکہ اس کے ذریعے انسان کی دنیاوآخرت کی حفاظت ہوتی ہے۔ مثلاً حق کے اظہار اور باطل کے مٹانے کے لئے شجاعت وبہادری ہونا یہ عقلاً، شرعاً اور عرفاً ہر طرح جائز ہے۔ البتہ غیر شرعی اور اپنے ذاتی انتقام کے لیے غصے پر عمل کرنا حرام ہے۔۔۔ عوام میں یہ غلط مشہور ہے کہ غصہ حرام ہے۔ غصہ ایک غیر اختیاری امر ہے، انسان کو آہی جاتا ہے، اس میں اس کا قصور نہیں، ہاں غصہ کا بے جا استعمال برا ہے، بعض صورتوں میں غصہ ضروری بھی ہے، مثلاً جہاد کے وقت اگر غصہ نہیں آئے گا تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے دشمنوں سے کس طرح لڑیں گے؟ بہر حال غصے کا ازالہ (یعنی اس کا نہ آنا) ممکن نہیں، "امالہ" ہونا چاہیے یعنی غصہ کا رُخ دوسری طرف پھر جانا چاہیے۔

(باطنی بیماریوں کی معلومات، صفحہ 265-266، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 محرم الحرام 1445ھ/12 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

متفرقات

یزید پلید کا انجام

سوال: یزید کو کس نے مارا تھا اس کے مرنے کے متعلق تفصیل سے بتائیں؟

یوزر آئی ڈی: حافظ طالب خان قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

یزید کی موت کے دو طرح کے اسباب بیان کیے جاتے ہیں ایک یہ کہ یزید ایک موذی بیماری میں مبتلاء ہو کر تڑپ تڑپ کر مرا دوسرا یہ کہ وہ ایک لڑکی کے عشق میں مبتلاء ہوا اسی نے اسے ایک مقام پر بلا کر قتل کر ڈالا اور اسکی لاش چیل کووں کی خوراک بنا۔ تاریخ کربلا میں ہے: واقعہ کربلا کے کچھ ہی دنوں کے بعد یزید ایک ہلاکت خیز اور انتہائی موذی مرض میں مُبتلا ہوا، پیٹ کے دَرْد اور آنتوں کے زَخموں کی ٹیس (یعنی تکلیف) سے ماہیِ بے آب (یعنی جس طرح مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے) کی طرح تڑپتا رہتا تھا، موت سے کچھ دن پہلے یزید کی آنتیں سڑ گئیں اور اُس میں کیڑے پڑ گئے، تکلیف کی شدّت سے خنزیر کی طرح چیختا تھا، پانی کا قطرہ حلق سے نیچے اُترنے کے بعد نِشتر کی طرح چبھنے لگتا تھا، عجیب قہرِ الٰہی کی مار تھی، پانی کے بغیر بھی تڑپتا تھا اور پانی پا کر بھی چیختا تھا، بالآخر اسی دَرْد کی شدّت سے تڑپ تڑپ کر اُس کی جان نکلی، لاش میں ایسی ہولناک بدبُو تھی کہ قریب جانا مشکل تھا، جیسے تیسے اُس کو سپُردِ خاک کیا گیا۔ (تاریخ کربلا، صفحہ 345، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام حسین کی کرامات رسالے میں ہے: یزید پلید کی موت کا ایک سَبَب یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ ایک رُومیُّ النَّسل لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو گیا تھا، مگر وہ لڑکی اندرونی طور پر اُس سے نفرت کرتی تھی، ایک دن رنگ رلیاں منانے کے بہانے اُس نے یزید کو دُور ویرانے میں تنہا بلایا، وہاں کی ٹھنڈی ہواؤں نے یزید کو بدمَسْت کر دیا، اُس دوشیزہ نے یہ کہتے ہوئے کہ جو بے غیرت و نابکار (یعنی کمینہ) اپنے نبی کے نواسے کا غدّار ہو وہ میرا کب وفادار ہو سکتا ہے، خنجرِ آبدار (تیز دھار) کے پے در پے وار کر کے چِیر پھاڑ کر اُس کو وہیں پھینک دیا۔ چند روز تک اُس کی لاش چِیل کوّوں کی دعوت میں رہی۔ بالآخر ڈھونڈتے ہوئے اُس کے اَہالی موالی (یعنی نوکر چاکر) وہاں پہنچے اور گڑھا کھود کر اُس کی سڑی ہوئی لاش کو وہیں داب (دَفنا) آئے۔

(امام حسین کی کرامات، صفحہ 47، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/10 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
998

مکروہ تحریمی و تنزیہی میں فرق

سوال: مکروہ تحریمی و تنزیہی میں کیا فرق ہے؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مکروہ تنزیہی وہ عمل جسے شریعت نے ناپسند کیا ہو مگر اس کی ناپسندیدگی پر عذاب کی وعید بیان نہ کی ہو تو یہ مکروہ تنزیہی ہے۔ یعنی کرنا گناہ نہیں، لیکن بچنا بہتر ہے اور مکروہ تحریمی وہ عمل ہے جس کے کرنے سے بندہ گنہگار ہوتا ہے اور چند بار اس کا ارتکاب گناہ کبیرہ ہے اور یہ واجب کا مقابل ہے۔ مکروہِ تنزیہی کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ شامی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں: ''المکروہ تنزیھاً و ھو ما کان ترکہ اولی من فعلہ، و یرادف خلاف الاولی کما قدمناہ'' یعنی مکروہِ تنزیہی سے مراد ایسا کام ہے کہ جسے چھوڑ دینا اس کے کرنے سے بہتر ہے، اور یہ خلافِ اولیٰ کا مرادف ہے، جیسا کہ ہم نے اسے ما قبل ذکر کیا ہے۔

(رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الطھارۃ، جلد 01، صفحہ 280، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ مکروہ تحریمی کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''مکروہ تحریمی: یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب کبیرہ ہے۔''

(بہار شریعت، جلد 01، صفحہ 284، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 محرم الحرام 1445ھ/13 اگست 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

رات کو سورۃ ملک پڑھنے کی فضیلت

سوال: کیا رات کو سورۃ ملک پڑھنے والے سے قبر میں کوئی سوال وجواب نہیں ہو گا؟

یوزر آئی ڈی: آصف خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سورۃ ملک پڑھنے والے سے قبر میں سوالات وجوابات میں آسانی ہو گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سورۃ کو پڑھنے کی برکت سے سوال وجواب کا سلسلہ ہی نہ ہو کیونکہ رات کو سورۃ ملک کی تلاوت کرنے والے کے لیے عذاب قبر سے محفوظ رہنے کی بشارتیں مروی ہیں۔ التذکرہ میں ہے: جو شخص ہر رات سورۂ ملک یعنی ’’تَبٰرَكَ الَّذِیْ‘‘ پڑھتا رہے وہ فتنۂ قبر (قبر کی آزمائش) سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

(التذکرۃ للقرطبی، باب ماینجی المومن من احوال القبر وفتنتہ وعذابہ، ص ۱۴۳ دار السلام القاھرۃ مصر)

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بِن مَسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ہر رات سورۂ ملک کی تلاوت کا عادی ہو گا یعنی پابند ہو گا وہ قبر کی آزمائش سے بچا لیا جائے گا۔

(سنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب الفضل فی قراءۃ تبارک الذی بیدہ الملک، ۶/ ۱۷۹، حدیث: ۱۰۵۴۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء



محرم کو محرم الحرام کہنے کی وجہ

سوال: محرم الحرام کو محرم الحرام کیوں کہا جاتا ہے؟

یوزر آئی ڈی: جنید رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حرام حرمت سے بنا ہے جس کا معنی ہے عظمت والا، احترام والا تو محرم الحرام کا معنی ہو گا محرم عظمت واحترام والا مہینہ ہے۔

قرآن پاک میں فرمان باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌؕ-ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ﴾ ترجمہ کنزالایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان وزمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔

(سورۃ التوبۃ، پ10، آیت36)

اس آیت مبارکہ کے تحت خزائن العرفان میں چار حرمت والے مہینوں کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: "تین متّصِل ذوالقعدہ وذوالحجّہ، محرّم اور ایک جدا رجب۔ عرب لوگ زمانۂ جاہلیت میں بھی ان مہینوں کی تعظیم کرتے تھے اور ان میں قتال حرام جانتے تھے۔ اسلام میں ان مہینوں کی حرمت و عظمت اور زیادہ کی گئی۔"

(خزائن العرفان، سورۃ التوبۃ، پ10، تحت الآیت36)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 صفر المظفر 1445ھ/19 اگست 2023ء

